http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

# ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ١٨ | ٢٩ ربیع الثانی تا ٦ جمادی الاول ١٤٢٠ھ مطابق ١٣ تا ١٩ اگست ١٩٩٩ء | شمارہ نمبر ١٢

## عالمِ اسلام اور قادیانیت

## جماعت احمدیہ کی تعداد اور پچاس لاکھ بیعتیں

حقائق کیا ھیں ؟

واقعاتی تجزیہ

خاتم نبوت کا انکار

انسانیت کے

کمال و عروج کا انکار

صدقہ رضائے الٰہی کا سبب

انگلینڈ میں قادیانیوں کے جلسہ میں مرزا طاہر کی بڑ کیں

قیمت : ٥ روپے

س…… گزارش ہے کہ ہر انسان اور اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ مردہ جسم کا قرنیہ جو مردہ کے لئے بیکار ہے وہ اللہ تعالیٰ کی امانت دوسرے زندہ کی آنکھ میں منتقل کردی۔ یہ زندہ آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ گویا ایک امانت دوسری امانت میں منتقل ہوگئی اور اس عمل سے وہ زندہ انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی نعمتوں کو دیکھنے لگا اور اس کا شکر ادا کرنے لگا۔ ظاہراً تو یہ نہایت ہی نیک کام ہے اور جب یہ آدمی مرے گا تو یہ قرنیہ بھی واپس دفن ہوجائے گا اور جس سے یہ قرنیہ مستعار لیا گیا تھا اس کو واپس مل جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ قرنیہ اجازت سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان ہمدردی کے تحت اجازت دیتا ہے اس سے تو امانت ہی رہی۔ علماء کے فیصلے سے اپنی تسلی چاہتا ہوں۔

ج…… اس سلسلہ میں صحیح فیصلہ تو علماء کرام ہی دے سکتے ہیں اور ہمیں ان کے فیصلے پر اعتماد کرنا چاہئے۔ آنکھ اگر امانت الٰہی ہے تو ہمیں اس امانت میں تصرف کا حق بھی باذن الٰہی ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ بحث یہ ہے کہ اس تصرف کا حق شریعت نے دیا ہے؟ علماء امت کی رائے یہ ہے کہ شرعاً اس تصرف کا ہمیں حق نہیں۔

س…… بزرگوارم آپ نے انسانی اعضاء کا عطیہ ناجائز لکھا ہے۔ ایک مفتی صاحب نے بہت سارے دلائل کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ بطور علاج حرام اشیاء کا استعمال بھی جائز ہے۔ ویسے بھی:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کم نہ تھے کروبیاں

کے پیش نظر سینکڑوں ہزاروں نابیناؤں کو بینائی مل جائے تو اسلام کو اس خدمت خلق سے منع نہیں کرنا چاہئے۔

ج…… ضروری نہیں کہ ہر مسئلہ میں دوسرے حضرات بھی مجھ سے متفق ہوں۔ "درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو" کوئی شرعی قاعدہ نہیں اور یہ کہنے کی میں جرات نہیں کرسکتا کہ اسلام کو فلاں چیز سے منع کرنا چاہئے فلاں سے نہیں۔ عقل کو حاکم سمجھنا اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ اسلام نے انسانی اعضاء کی منتقلی کی اجازت نہیں دی۔

## چھ ماہ کی حاملہ عورت کے مرنے پر بچہ کو آپریشن کے ذریعے نکالنا

س…… اسلامی عقیدہ کے مطابق ۱۲۰ دن میں بچہ ماں کے پیٹ میں جاندار شمار ہوتا ہے۔ یعنی ۱۲۰ دن میں ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے میں جان آجائے گی۔ جبکہ میڈیکل تھیوری کے لحاظ سے بھی ۱۲۰ دن کے بعد بچے میں جان پیدا ہوجاتی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے یا دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے حاملہ عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجاتی ہے جبکہ بچے کی پیدائش ۹ ماہ میں ہوتی ہے۔ اب اگر بچے کو آپریشن کے ذریعے مردہ ماں کے پیٹ سے نکال لیا جائے تو شاید وہ بچ جائے لیکن اگر ماں کے پیٹ میں رہنے دیا جائے اور مردہ عورت کو دفنا دیا جائے تو جاندار بچے کو بھی زندہ درگور کردیا گیا۔ اب اس صورت میں کہ اگر عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجائے تو اس کے بچے کا کیا بنے گا جو ماں کے پیٹ میں پرورش پارہا تھا؟

ج…… اگر اس کا وثوق ہو کہ بچہ زندہ ہے اور یہ کہ اگر آپریشن کے ذریعے بچے کو نکالا جائے تو اس کے زندہ رہنے کے امکانات ہیں تو آپریشن کے ذریعہ بچے کو نکال لینا صحیح ہے۔

س…… کیا سائنسی تحقیق کے لئے اسلامی شریعت کی رو سے لاشوں کی چیر پھاڑ جائز ہے؟ کیا اس سے لاشوں کی بے حرمتی کا احتمال تو نہیں، جبکہ لاشوں میں مرد عورتیں بھی ہوتی ہیں اور لاشیں بالکل ننگی ہوتی ہیں اور چیرنے پھاڑنے والے مرد اور عورتیں دونوں ہوتے ہیں۔ اگر بے حرمتی ہے تو اس کی سزا کیا ہے؟ اور کیا لڑکیوں کو اس طرح سے تعلیم حاصل کرنا جائز ہے؟ اور پھر مردوں کی موجودگی میں یہ کام کرنا جائز ہے بصورت دیگر کیا سزا ہے؟

ج…… لاشوں کی چیر پھاڑ شرعاً حرام ہے۔ خصوصاً جنسی مخالفت کی لاش کی بے حرمتی اور بھی سنگین جرم ہے پھر لڑکیوں کے سامنے اور بھی قبیح ہے۔ گورنمنٹ سے اس کے انسداد کا مطالبہ کرنا چاہئے اور جب تک یہ نہ ہو اس کو ناجائز سمجھتے ہوئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

# ہفت روزہ ختم نبوت

| جلد ۱۸ | ۲۹ ربیع الثانی تا ۴ جمادی الاول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۳ تا ۱۹ اگست | شمارہ ۱۲ |
|---|---|---|

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا


## اس شمارے میں


انگلینڈ میں قادیانیوں کے جلسہ میں مرزا طاہر کی بڑ کیں (اداریہ) 4

عالم اسلام اور قادیانیت ............ (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی) 6

جماعت احمدیہ کی تعداد ...... حقائق کیا ہیں؟ ........ (پروفیسر منور احمد ملک) 10

ختم نبوت کا انکار انسانیت کے کمال و عروج کا انکار ...... (پروفیسر محمد اشرف) 15

صدق رضائے الٰہی کا سبب ............ (مولانا کلیم اللہ قاسمی) 17

قادیانیوں کے منہ پر زنانے دار تھپڑ ........ (مولانا عبداللطیف مسعود) 21

ریاض احمد گوہر شاہی کے نظریات ............ (بشکریہ ابلاغ) 23



### زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

### بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مولانا محمد علی جالندھریؒ

مولانا لال حسین اخترؒ

مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

مولانا محمد حیاتؒ

مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

مولانا محمد شریف جالندھریؒ

### مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

### سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

### قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

### کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

### ٹائیٹل و تزئین

ارشد خرم

### لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ. U.K.
PHONE: 0171-737-8199

### مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

### رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون [illegible] فیکس [illegible]

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انگلینڈ میں قادیانیوں کے جلسہ میں مرزا طاہر کی بڑکیں

امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر نے آخری جمعہ اپنے مذہب کے مطابق چناب نگر کی اس عبادت گاہ میں پڑھا جو اس کے باپ مرزا بشیر الدین محمود نے بنائی تھی اور جو ان کے نزدیک بہت مقدس تھی۔ جھوٹے نبی کا یہ پیروکار جمعہ میں تقریر کرنے یا احتجاج کرنے کے بجائے اپنے باپ 'دادا کی طرح جو دلی دکھاتے ہوئے رو تا رہا کہ ہمیں اب عبادت کرنے کی اجازت نہیں' تقریر کرنے کی اجازت نہیں اس موقع پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے فرمایا تھا کہ اگر تم حق پر ہو تو حق بات بولو' جیل اور پھانسیاں تو حق بات سے نہیں روکا کرتیں لیکن انگریزوں کے خود کاشتہ پودے کس طرح حکومت کے بغیر' جھوٹی نبوت کا پرچار کر سکتے۔ راتوں رات مرزا طاہر بھاگ کر اپنے آقا کے چرنوں برطانیہ آکر بیٹھ گیا اور دہائی دینے لگا کہ ہم پر ظلم ہو رہا ہے' ہمیں جینے نہیں دیا جاتا' انگلینڈ اور امریکہ کے عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اگر ان کو جینے نہیں دیا جاتا تو پھر خود مرزا طاہر کے بقول "جب تک پاکستان میں تھا" روزانہ سینکڑوں اور ہزاروں لوگ قادیانیت میں کیسے داخل ہو رہے ہیں؟ چناب نگر میں کوئی ایک قادیانی کسی مسلمان کے ہاتھ کیوں قتل نہیں ہوا۔ سرگودھا کے اطراف میں ایسی جگہیں اب بھی موجود ہیں جہاں قادیانی مسلمانوں کو جلسہ کرنے نہیں دیتے' چناب نگر کے قادیانی علاقہ میں کسی مسلمان کا گھر نہیں' کراچی میں کئی علاقے قادیانیوں نے اپنے لئے مخصوص کئے ہوئے ہیں۔ اندرون سندھ سینکڑوں اور ہزاروں مربع اراضی کے دیہاتوں کے پاس جہاں وہ زیر دستی ہاریوں کو مرزا کی بیعت کرا کر ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ قادیانیوں کی تعداد بڑھ گئی' لیکن دنیا کی ترقی یافتہ اور ذہین قوم جو تحقیق اور جستجو میں افریقہ کے گھنے جنگلات تک پہنچ کر حقائق تلاش کرتی ہیں' اسلام دشمنی میں اتنی عقل کی اندھی ہو جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے والوں کی ان جھوٹی باتوں پر یقین کر کے مرزا طاہر کی اس دہائی کے بعد دھڑا دھڑ قادیانیوں کے ویزے جاری کرنے لگتی ہے۔ دو سال قبل مولانا محمد اکرم طوفانی جرمنی گئے اور قادیانیوں کے خلاف تقریریں کیں تو ایک نوجوان نے مولانا کا شکریہ ادا کیا' مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ تم قادیانی ہو پھر میرا کس طرح شکریہ ادا کر رہے ہو؟ اس نے کہ ہم آپ کی وجہ سے جرمنی آئے ہیں آپ نے ہماری شرارتوں پر ہمارے خلاف ایف آئی آر کٹوائی اس کو دکھا کر ہم نے جرمنی کا ویزہ لیا اس طرح دیگر ایسے واقعات دیکھنے میں آئے کہ قادیانیوں نے جان بوجھ کر شرارت کی تاکہ ایف آئی آر کٹے اور وہ ویزہ لے کر دوسرے ملک جا کر آباد ہوں بہر حال مرزا طاہر کی بات ہو رہی تھی کہ اس نے انگلینڈ میں اپنے آقاؤں کے چرنوں میں جا کر پناہ لی اور پہلے سال میں تین روزہ سالانہ کانفرنس شروع کر دی۔ ادھر پاکستان میں عدالتی مسئلہ کے تحت قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی عائد ہو گئی ان کو مسلمان کہنا یا کہلوانا خلاف قانون پایا تو مرزا طاہر نے اپنے انگلینڈ کے سالانہ جلسہ کو حج سے زیادہ مقدس قرار دے کر تمام قادیانیوں پر پابندی عائد کر دی کہ وہ اس جلسہ میں بھرپور شرکت کریں ان کو حج سے زیادہ ثواب ملے گا جیسا کہ اس کا دادا اپنے زمانہ میں قادیانیوں کو تلقین کرتا تھا کہ قادیان آنا نعوذ باللہ مکہ و مدینہ سے افضل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو اس جلسے میں جانے کا دنیاوی فائدہ یہ ہوتا کہ ان کو انگلینڈ کا ویزہ مل جاتا اور پھر وہ سیاسی پناہ حاصل کر لیتے۔ اس لئے اس جلسے میں آدھے سے زیادہ تعداد ویزہ حاصل کرنے والوں کی ہوتی بہر حال قادیانیوں کا جلسہ شروع ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اس کے مقابلے میں ختم نبوت کانفرنس شروع کی اور اس سال برمنگھم میں چودھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ قادیانیوں کا جلسہ ۲۹' ۳۰ اور یکم اگست جمعہ' ہفتہ اتوار کو منعقد ہوا۔ گزشتہ سال کی نسبت اس سال تعداد بہت کم تھی اور مرزا جی کے تیور بھی اس سال کچھ نرم نظر آ رہے تھے ورنہ گزشتہ تین چار سالوں میں مرزا جی ان ویزوں کے لئے آنے والوں کی تعداد دیکھ کر ششدر رہ جاتے تھے۔ پچھلے سال انہوں نے اعلان کیا کہ انگلینڈ کی سات سو سے زائد مساجد مسلمانوں نے قادیانیوں کو دے کر قادیانیت میں داخل ہو گئے۔ اس سال اعلان کیا کہ یورپ اور افریقہ میں قادیانیت میں لاکھوں افراد داخل ہو گئے۔ ایک سال اعلان کیا کہ پچاس ہزار افراد اس سال بیعت کریں گے' ایک سال اعلان کیا کہ یہ سال مولویوں کی بربادی کا سال ہے' پاکستان میں قادیانیت کی حکومت قائم ہو گی' مولوی تمام جلا ہو جائیں گے' لیکن ہر سال کے اعلانات قادیانیت کی جھوٹی پیشن گوئیوں پر جھوٹ کی مہر ثابت ہوئی اور مسلمان الحمد للہ ان جھوٹی پیشن گوئیوں سے محفوظ رہے اور مرزا طاہر کی تمام ہفوات اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی اور باپ مرزا بشیر الدین محمود کی طرح جھوٹی ثابت ہوئیں بہر حال مرزا طاہر کی شر انگیزیاں جاری تھیں اور سالانہ کانفرنس سے پہلے اس کانفرنس میں شریک ہونے والوں کے بارے میں بہت زیادہ بلند بانگ دعوے کئے جا رہے تھے' پہلے کہا گیا کہ دس ہزار سے زائد قادیانیوں کی شرکت متوقع ہے' پھر کہا کہ اندازہ تو ہمیں دس ہزار ہی کا تھا لیکن صرف جرمنی سے چھ ہزار افراد کے نام اب تک پہنچ چکے ہیں ان دعووں میں کانفرنس شروع ہوئی تو پہلے سے ان کی تقریریں زیادہ ڈھیلی تھیں اور لوگوں کو تلقین کی گئی کہ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔ تعداد کم دیکھ کر مرزا طاہر کے ہوش اڑ گئے ہوں گے حالانکہ ان کو قرآن کریم کی یہ آیت نہیں معلوم کہ: "کافروں کی دعا گمراہی کے سوا کچھ نہیں" لیکن ان کا قرآن بھی ان کے مرزا قادیانی کی مرضی کا ہے بہر حال دوسرا اعلان ہوا کہ اٹھارہ ہزار پانچ سو افراد شریک ہوئے' مرزا طاہر سے کوئی پوچھے کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ گزشتہ سال سے زیادہ افراد شریک ہوں گے' لیکن تمہارا جھوٹا دعویٰ پچھلے سال کا دس ہزار کا ہے اور اس دس ہزار کے دعوے پر دو دفعہ تقریریں کرتے ہوئے مسلمان تنظیم کی کانفرنس کا خوب مضحکہ اڑایا تھا کہ دو سو افراد شریک ہوئے اور صحافیوں کو کہا گیا کہ دو سو کو دس ہزار بنا دو اور چونکہ ایک مسلمان سو

کے مدمد ہے' مرزاجی کی پہلے ہی پیشن گوئی جھوٹی ہوئی کہاں گئے صرف جرمنی سے چھ ہزار آنے والے ؟اور پھر یہ تو تمہارا دعویٰ ہے کہ اٹھارہ ہزار پانچ سو شریک ہوئے' حقیقت حال تو دیکھنے والے ہی بتا سکتے ہیں' جس طرح تمہاری پچاس لاکھ دعوں کی حقیقت قادیانیت سے توبہ کرنے والے خاندان کے فرد پروفیسر منور احمد ملک (سابق قادیانی) نے کھولی ہے' ایسی ہی حقیقت اس اٹھارہ ہزار کی ہو گی۔ بہر حال جھوٹ کے آغاز سے ہی جلسہ کا آغاز ہوا اور مرزا طاہر تین دن تقریریں کرتا رہا اس سال رعب جمانے کے لئے صرف ایک ملک کے وزیر مذہبی امور اور اس کے صدر کا پیغام موصول ہوا جس کو بہت زیادہ اہتمام سے نشر کیا گیا۔ اس میں بھی دین اور شریعت یا قادیانیت کی کوئی بات نہیں' اس صدر نے ایک رفاہی تنظیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے سڑکیں اور اسکول بنا کر ہماری مدد کی ہے ایسی مدد تو عیسائی ہر ملک میں کر رہے ہیں' مسلمان تو اپنے مسلمان بھائی کے دین کی حفاظت کرتا ہے اور اس کو گمراہی سے بچاتا ہے نہ کہ اسے گمراہی میں مبتلا کرتا ہے۔ بہر حال گزشتہ سال کی طرح کئی ممالک کے ویزے بھی دستیاب نہ ہو سکے' معلوم ہوتا ہے کہ ان ممالک کے لوگوں کو مرزا طاہر کے دادا کی گمراہی اور ضلالت معلوم ہو گئی ہے اس لئے انہوں نے کرائے پر بھی آنا گوارہ نہیں کیا۔ اس وجہ سے مرزا طاہر بجھے بجھے سے رہے اور ان کا جوش و خروش کم دیکھنے میں آیا' بہر حال آخری دن انہوں نے دو بھڑکیں ضرور دیں تاکہ کچھ بھرم باقی رہے اور قادیانیوں میں حوصلہ ہو' ایک یہ کہ قادیانیوں کی تعداد دنیا بھر کے ۱۵۳ ملکوں سے زیادہ ہو کر ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے اور ۵۳ زبانوں میں قرآن کریم کا قادیانی ترجمہ ہو چکا ہے مزید پر کام جاری ہے' اسی طرح انٹرنیٹ کا استعمال کیا جا رہا ہے' مرزاجی سے کوئی یہ پوچھے کہ اس قسم کے دعوؤں کو تمہارے باپ دادا مختلف ادوار میں کرتے آئے اور جس طرح دیگر دعویٰ جھوٹے ہوئے یہ بھی جھوٹے ثابت ہوتے رہیں گے' اس کا تو ایک ہی پیمانہ ہے کہ مردم شماری' عیسائی الگ کراتے ہیں' یہودی الگ کراتے ہیں' مسلمان الگ' ہندو الگ' جو تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو مطالبہ کرو کہ قادیانیوں کی فہرستیں الگ بنائی جائیں' شناختی کارڈ اور پاسپورٹ اور ہر ملک کی ووٹر لسٹ اور شہریت لسٹ میں مذہب کی شناخت ہو' رمضان المبارک میں مجھے اپنے عزیز حافظ ازہر کے ہمراہ رجسٹریشن آفس جانے کا موقع ملا' وہاں بچے کے نام کا اندراج کرانا تھا۔ رجسٹریشن آفیسر نے تفصیلات معلوم کیں اور اس میں شہریت کا سب سے پوچھا تو اس طرح اس بچے کے نام کا مسلمان کی حیثیت سے برطانوی شہری میں اضافہ ہو گیا۔ اب اگر قادیانی ایک کروڑ تک پہنچ گئے ہیں تو پھر اپنی طاقت کے اظہار کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کی الگ شناخت ہو' آپ بھی تمام ملکوں میں حکمرانوں سے مطالبہ کر کے قادیانی مذہب کے خانہ کا اضافہ کرائیں' سکھ تو قادیانیوں سے کم ہیں' بہائی اس سے بھی کم ہیں مگر وہ اپنے مذہب کی شناخت پر فخر کرتے ہیں' سکھ ہندوؤں کے نام سے اندراج نہیں کراتے' بہائی ایرانی شیعہ کے نام کے ساتھ اندراج نہیں کراتے' آپ کیوں اپنے جھوٹ سے خوفزدہ ہیں' کیوں اپنے دعوؤں کی تصدیق کے لئے شہریت کا سہارا نہیں لیتے دنیا میں ہر چیز کے لئے ثبوت ضروری ہے' اگر ایک کروڑ ہیں تو ہر ملک کے مذہب کے خانہ میں قادیانی لکھوائیں' ہم تسلیم کرلیں گے لیکن جھوٹ بولنا مشکل ہو جائے گا۔ مرزاجی! کوئی آپ سے پوچھے کہ جب تعداد زیادہ ہو رہی ہے تو جلسوں میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کیوں گھٹ رہی ہے تو اس کا جواب آپ کیا دیں گے؟ رہی قرآن مجید کے تراجم والی بات تو ان ترجموں کو لکھتا کون ہے؟ افریقہ میں کیپ ٹاؤن جانا ہوا' پتہ چلا کہ قادیانی تفسیر تول کر بک رہی ہے' بیس فرانک میں کئی جلدیں ردی کے حساب سے لے لو' مرزا طاہر' قرآن کریم کی یہ بے وقعتی نہیں' تمہارے تحریف شدہ تفسیر کی یہ قیمت ہے کیونکہ مسلمان قرآن کریم کی تحریف کو کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ مرزا طاہر قرآن کریم کے ترجمے کتنی زبان میں چھاپ لو۔ اگر تحریف شدہ ہوں گے تو وہ تول کر بکیں گے۔ انجیل اور بائبل آج دنیا کی تمام زبانوں میں ملتی ہے اور ردی کے بھاؤ فروخت ہو رہی ہے کیونکہ تحریف شدہ ہے کلام اللہ کی قیمت کوئی نہیں دے سکتا! اس کے لئے تمام دنیا کی زبانوں میں اپنی کتابوں کے ترجمے کرالو' مسلمان اس کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہیں کریں گے اور جو قادیانی ہیں وہ بھی اس کے لئے تیار نہیں' تمہارے دادا کی اور کئی کتابیں بھی ہیں کیونکہ وہ تو ملازمت اور مفادات کے لئے وابستہ ہیں ان کو مذہبی کتابوں کی کیا ضرورت اور جو سادہ لوح پھنس جاتے ہیں وہ جلد حقیقت سے آگاہ ہو کر تمہیں چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کتابیں جلا دیتے ہیں یا ردی میں بک کر جاتی ہیں۔ جہاں تک ایک کروڑ کی بات ہے وہ ساری دنیا کو معلوم ہے کہ اس میں کتنی حقیقت ہے؟ جھوٹے دعوے زیادہ دیر تک نہیں چل سکتے۔ ڈش انٹینا اور انٹرنیٹ کی حقیقت دنیا پر ظاہر ہو گئی ہے' اب لوگ دھوکہ سے واقف ہو گئے اس لئے قادیانیوں سے اسلام کے نام پر کوئی دھوکہ نہیں کھائے گا اور اب دھوکہ کی کوئی اور صورت دیکھیں پرانے جال بیکار ہو گئے۔

## مولانا کمال کے والد صاحب کی رحلت

جامعہ اسلامیہ (نوٹنگھم) مانچسٹر کے مدیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خصوصی معاون مولانا محمد کمال صاحب کے والد صاحب گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا اللہ وسایا نے جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم جا کر مولانا کمال صاحب سے تعزیت کی۔ مولانا کمال صاحب کے والد صاحب سوات کی ایک مشہور شخصیت تھے' تبلیغ دین سے وابستہ تھے' بیٹے کو دینی علوم کے علاوہ علوم مروجہ کا عالم بنایا اور اب مولانا کمال صاحب انگلینڈ میں مدرسہ قائم کر کے دین کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد محترم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

# عالم اسلام اور قادیانیت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کافر افرنگ کی نمک خواری اور ملت اسلامیہ سے غداری قادیان کے مغل خاندان کی سرشت میں داخل تھی۔ قادیان کے "سرکاری نبی" نے نہ صرف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھا بلکہ الہامی سند عطا کر کے اسے عالم اسلام میں پھیلانے کی کوشش کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ملت اسلامیہ کی عداوت اور انگریز کی وفاداری اپنی جماعت کے ذہنوں میں کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی چنانچہ اپنی جماعت کے نام فرمان جاری کیا کہ:

"یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کا شکر گزار نہ ہو' یہ تو سوچو کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو جو تمہیں اپنی پناہ میں لے لی گی۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ تم ان کی نگاہ میں کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو۔ سو تم اس خداداد نعمت کی قدر کرو اور تم یقیناً سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے اس ملک میں قائم کی ہے۔ اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی' یہ مسلمان لوگ جو فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان علماً کے فتوے سن چکے ہو۔ یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی نظر میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے اور تم نہیں' تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے' بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو۔

سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں کہ جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور ان کی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرا کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے؟

سنو! انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے' تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے وہ سپر (ڈھال) ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور ہمارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزارہا درجہ ان سے انگریز اچھے ہیں کیونکہ وہ ہمیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔" (اپنی جماعت کیلئے ضروری نصیحت منجانب مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰/ ص ۱۲۳)

اور قادیانی گروہ مسلمانوں کے نزدیک مرتد اور واجب القتل کیوں ہے؟ اس کا جواب بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے سنئے:

"گورنمنٹ تحقیق کرے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ہزارہا مسلمانوں نے جو مجھے کافر قرار دیا اور مجھے اور میری جماعت کو ہر ایک طور کی بدگوئی اور بداندیشی سے ایذا دینا اپنا فرض سمجھا۔ اس تکفیر اور ایذا کا ایک مخفی سبب یہ ہے کہ ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورنمنٹ انگلیشیہ کی شکر گزاری کے لئے ہزارہا اشتہار شائع کئے گئے اور ایسی کتابیں بلادِ عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔ یہ باتیں بے ثبوت نہیں اگر گورنمنٹ توجہ فرمائے تو نہایت بدیہی ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔" (درخواست حضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر تبلیغ رسالت ص ۱۳/ ج ۷)

گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ قادیان سے جو مبلغ اسلامی ممالک بھیجے جاتے تھے' انہیں قادیانی نبوت کی جانب سے ہدایت ہوتی تھی کہ وہ اسلامی ممالک کی رعایا کے سامنے گورنمنٹ برطانیہ کے فضائل و مناقب بیان کریں۔ ان میں باہمی انتشار و تفریق پیدا کریں۔ مسلمان حکام سے رعایا کو برگشتہ کریں انگریز پرست افراد سے رابطہ قائم کر کے انہیں اسلامی حکومت سے بغاوت و غداری پر

آمادہ کریں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو چکمہ دے کر انہیں قادیانی ارتداد کی راہ پر لگائیں' قادیان کا یہ جاسوسی نظام اسلامی ممالک میں کس طرح کام کرتا تھا؟ اس کی چند مثالیں پیش کر دینا کافی ہوگا:

## افغانستان:

(۱)...... ۱۹۰۳ء میں ایک عبداللطیف نامی افغانی کو قادیان میں جاسوسی ٹریننگ دینے کے بعد کابل بھیجا گیا۔ جس کو وہاں کی حکومت نے بسزائے ارتداد و جاسوسی سنگسار کرایا گیا۔ خلیفہ اول مرزا محمود صاحب عبداللطیف مرزائی کے قتل کا سبب ایک جرمنی انجینئر کے حوالے سے بایں الفاظ بیان کرتے ہیں:

"صاحبزادہ عبداللطیف کو اس لئے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے' اور حکومت افغانستان کو خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور ہوجائے گا اور ان پر انگریزوں کا اقتدار چھاجائے گا۔

اگر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب خاموشی سے بیٹھے رہتے اور جہاد کے خلاف کوئی لفظ بھی نہ کہتے تو حکومت افغانستان کو انہیں شہید کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔"

(الفضل ۶/اگست ۱۹۳۵ء)

(۲)...... اور اس واقعہ سے ڈھائی تین سال قبل اسی نوعیت کا واقعہ ایک عبدالرحمن نامی مرزائی کے ساتھ پیش آیا' اسے بھی حکومت افغانستان نے قتل کروادیا۔

(۳)...... ۱۹۲۵ء میں افغانستان میں دو اور مرزائی پکڑے گئے' جن کے بارے میں حکومت افغانستان نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ جاری کیا:

"کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیائی و ملا نور علی دکاندار' قادیانی عقائد کے گرویدہ ہوچکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کرکے انہیں صلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے' جمہوریہ نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہوکر ان کے خلاف دعویٰ دائر کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجرم ثابت ہوکر عوام کے ہاتھ پنجشنبہ ۱۱/رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعویٰ دائر ہوچکا تھا۔ اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضے سے پائے گئے' جن سے واضح ہوتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں (انگریزوں) کے ہاتھ بک چکے ہیں۔ اس واقعہ کی تفصیل مزید تفتیش کی جارہی ہے۔"

(۴)...... قادیانیوں کی اس ناروا جسارت کے خلاف افغانستان کی اسلامی حکومت نے جس رد عمل کا اظہار کیا اس کا خوشگوار نتیجہ یہ نکلا کہ افغانستان کی سرزمین قادیان کی ظلی نبوت سے پاک ہوگئی اور اس کے بعد قادیانیوں کو آئندہ جرأت نہ ہوسکی کہ وہاں کفر و ارتداد کی کھلی تبلیغ کرسکیں۔

(۵)...... حکومتِ افغانستان کے اس جرأتمندانہ اقدام سے قادیانی اور ان کے سفید آقا (انگریز) دونوں افغانستان کے دشمن بن گئے ۱۹۲۵ء میں قادیان کے خلیفہ نے "لیگ آف نیشنز" سے مطالبہ کیا کہ افغانستان سے ایکشن لیا جائے۔

(۶)...... ۱۹۱۹ء میں افغانستان کو جنگ میں الجھایا' تو قادیان میں مسرت اور شادمانی کے شادیانے بجنے لگے اور خلیفہ قادیان نے فرط مسرت میں اعلان بھی کردیا کہ:

"عنقریب ہم کابل میں جائیں گے" (الفضل ۷/۲/مئی ۱۹۱۹ء)

لیکن مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کی طرح خلیفہ قادیان کا یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوا۔

(۷)...... اس جنگِ کابل میں قادیان نے ہر ممکن طریقہ سے انگریزوں کو مدد پہنچائی۔ الفضل کے بیان کے مطابق "جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی ہے تب ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر (انگریزوں کو) مدد دی' علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے ایک ڈبل کمپنی پیش کی جس کی بھرتی بوجہ جنگ کے بند ہوجانے سے رک گئی ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لئے نام لکھا چکے تھے اور خود ہمارے سلسلہ کے بانی کے چھوٹے صاحبزادے اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں رضاکارانہ طور پر کام کرتے رہے۔'

(الفضل ۱۴/جولائی ۱۹۲۰ء)

(۸)...... قادیانی جماعت کی افغانستان سے عداوت ہی کا کرشمہ ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ مسٹر ظفراللہ خان قادیانی نے پاک

افغان تعلقات کو اس انداز سے بگاڑا کہ آج تک دونوں برادر اسلامی ملکوں کے تعلقات صاف نہیں ہو سکے دو مسلم ہمسایہ ملکوں کے درمیان عداوت اور تلخی کے بیج بو دینا قادیانی حکمت عملی کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔

## عراق و بغداد :

(۱)...... ۱۹۱۰ء میں جب برطانوی عفریت نے عراق پر دندانِ حرص تیز کئے اور لارڈ ہارڈنگ اسلامی مملکت کو برطانوی نو آبادی بنانے کا منصوبہ لے کر عراق میں وارد ہوا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے اور قادیانی جریدہ "الفضل" نے انگریز پرستی اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ ان الفاظ میں کیا :

"یقیناً اس نیک دل افسر (لارڈ ہارڈنگ) کا عراق میں جانا عمدہ نتائج پیدا کرے گا' ہم ان نتائج پر خوش ہیں...... کیونکہ خدا ملک گیری اور جہانبانی اسی کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے۔ اور اسی کو زمین پر حکمران بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے' ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں' کیونکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوئی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برٹش حکومت کی توسیع کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے اشاعتِ اسلام کا میدان بھی وسیع ہو جائے گا اور غیر مسلم کو مسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں گے۔" (الفضل ۱۱/ فروری ۱۹۱۰ء)

(۲)...... اور ۱۹۱۸ء میں جب بغداد پر انگریز کا تسلط ہوا اور وہاں کے مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا گیا تو قادیانی امت پھولے نہیں سماتی تھی۔ اسلام کی اس مصیبت عظمیٰ پر قادیانی امت فرحت و مسرت میں آپے سے باہر ہو گئی اور اخبار "الفضل قادیان" نے لکھا :

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی موعود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے جس کے مقابلہ میں ان علمأ کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی نہ ہو؟"

"عراق عرب ہو یا شام ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں" فتح کے وقت ہماری فوجیں مشرق سے داخل ہوئیں' دیکھئے کس زمانے میں اس فتح کی خبر دی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بھیجا۔ دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے فرشتے تھے' جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کر کے ہر قسم کی مدد کے لئے تیار کریں۔" (۷/ دسمبر ۱۹۱۸ء)

اس اقتباس کو بار بار پڑھئے' گورنمنٹ برطانیہ کو قادیانی مہدی کی تلوار بنایا جاتا ہے۔ اور قادیانی جاسوس اس تلوار کی چمک تمام اسلامی ممالک میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ سقوطِ بغداد کے المناک حادثہ کو "فتح بغداد" کہہ کر اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ انگریزوں کی فوج کی مدد کے لئے فرشتے نازل کئے جاتے ہیں کیا اسلام دشمنی کا اس سے بدتر مظاہرہ ممکن ہے؟

(۳)...... اور قادیانیوں نے اس "فتح بغداد" کے موقع پر انگریز کی کس قدر مدد کی؟ اس سوال کا جواب خلیفہ قادیان دوم مرزا محمود کی زبان سے سنئے :

"عراق کی فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی (انگریزی فوج میں) بھرتی ہو کر چلے گئے' لیکن جب وہاں حکومت قائم ہو گئی تو گورنمنٹ نے یہ شرط کروائی کہ پادریوں کو عیسائیت کی اشاعت کرنے میں کوئی روک نہ ہو گی۔ مگر احمدیوں کے لئے نہ صرف اس قسم کی کوئی شرط نہ رکھی' بلکہ احمدی اگر اپنی تکالیف پیش کرتے ہیں تو بھی عراق کے ہائی کمشنر ان میں دخل دینے کو اپنی شان سے بالاتر سمجھتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۳۱/ اگست ۱۹۲۱ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ جس جماعت کا دعویٰ تھا کہ اسلامی جہاد حرام ہے اور انگریزوں کے مقابلہ میں ہاتھ اٹھانا کفر ہے' وہی جماعت اسلامی ممالک پر انگریزوں کی یورش کو مدد دینے کے لئے خون بہاتی اور سینکڑوں آدمی بھرتی کرتی ہے۔

(۴)...... اور قادیانیوں کی اس انگریز پرستی ہی کا نتیجہ تھا کہ جب بغداد "فتح" ہوا اور عراق عرب پر انگریزوں کا تسلط ہوا تو انگریزوں کی طرف سے عراق کا سب سے پہلا گورنر جنرل

حبیب اللہ قادیانی کو مقرر کیا گیا۔ جو خلیفہ قادیان کا برادر نسبتی اور انگریزی فوج سے معتمد افسر تھا۔ ایک قادیانی کو ایک مقبوضہ اسلامی علاقے پر گورنر مقرر کرنا درحقیقت ملت اسلامیہ سے انگریز کا بدترین مذاق تھا۔

(۵)..... اسی "فتح بغداد" کے موقع پر انگریزی نبی کے پایہ تخت "قادیاں" میں جشن مسرت منایا گیا اور عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ قادیاں کے سرکاری آرگن روزنامہ الفضل نے اس جشن مسرت کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:

"۷/۲ ماہ نومبر کو انجمن احمدیہ برائے امداد جنگ" کے زیر انتظام حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی گورنمنٹ برطانیہ کی شاندار اور عظیم الشان فتح کی خوشی میں ایک قابل یادگار جشن منایا گیا..... غرض کہ احمدیوں کا کوئی مکان اور کوئی عمارت ایسی نہ تھی جس پر روشنی نہ کی گئی ہو' یہ پرلطف اور مسرت انگیز نظارہ بہت مؤثر اور خوشنما تھا اور اس سے احمدیہ پبلک کی اس عقیدت پر خوب روشنی پڑتی تھی جو اسے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ہے۔" (الفضل ۳/دسمبر ۱۹۱۸ء)

آہ! کس قدر دل خراش تھا یہ منظر کہ اسلامی خلافت کے سقوط اور اسلامی ممالک پر انگریز کے منحوس تسلط سے امت اسلامیہ میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی۔ مسلمانوں کے دل بریاں اور آنکھیں گریاں تھیں' لیکن امت اسلامیہ کے یہ غدار' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ باغی' کافر افرنگ کے یہ عقیدت کیش جشن مسرت منا کر مسلمانوں کے زخم پر نمک پاشی کر رہے تھے۔

## شام اور فلسطین:

(۱)..... ملک شام اور فلسطین پر انگریزی تسلط کے لئے زمین ہموار کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی نے حرمت جہاد پر عربی میں کتابیں لکھیں اور انہیں اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ بلاد عرب میں پہنچادیا' مرزا غلام احمد قادیانی بڑے فخر سے لکھتا ہے:

"اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں' جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا اور وہ کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔"

یہ سلسلہ ایک دو دن کا نہیں بلکہ برابر سترہ سال کا ہے اور اپنی کتابوں اور رسالوں کے جن مقامات میں میں نے یہ تحریریں لکھی ہیں' ان کتابوں کے نام مع ان کے نمبر صفحوں کے یہ ہیں' جن میں سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور اطاعت کا ذکر ہے (اس کے ذیل میں مرزا نے اپنی چوبیس کتابوں اور رسالوں کی فہرست درج کی ہے)۔" (تبلیغ رسالت ۱۹۰' ج ۶)

○

---

**بقیہ: صدقہ**

اپنی مرحومہ والدہ کے لئے صدقہ کردیا۔ (بخاری ۱/۳۸۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں (اور ان کے علاوہ بھی بہت سی حدیثوں میں جو کتب حدیث کے مختلف ابواب میں مروی ہیں) یہ بات پوری صراحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے کہ صدقہ وغیرہ جو قابل قبول نیک عمل کسی مرنے والے کی طرف سے کیا جائے یعنی اس کا ثواب اس کو پہنچایا جائے وہ اس کے لئے نفع مند ہوگا' اور اس کو اس کا ثواب پہنچے گا۔ گویا جس طرح اس دنیا میں ایک آدمی اپنا کمایا ہوا پیسہ اللہ کے کسی دوسرے بندے کو دے کر اس کی خدمت اور مدد کر سکتا ہے' اور وہ بندہ اس سے نفع اٹھا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب ایمان اپنے مرحوم ماں باپ یا کسی دوسرے مومن بندے کی طرف سے صدقہ کرے اس کو آخرت میں نفع پہنچانا اور اس کی خدمت کرنا چاہے تو مندرجہ بالا حدیثوں نے بتایا کہ ایسا ہو سکتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

"سبحان اللہ وبحمدہ" کتنا عظیم فضل واحسان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اس راستے سے ہم اپنے ماں باپ اور دوسرے عزیزوں' قریبوں اور دوستوں محسنوں کی خدمت ان کے مرنے کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور اپنے ہدیہ اور تحفے ان کو برابر بھیج سکتے ہیں۔ اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام احادیث مبارکہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(بشکریہ ماہنامہ "ندائے شاہی" مراد آباد انڈیا)

قسط نمبر ۱

واقعاتی تجزیہ

# جماعت احمدیہ کی تعداد اور پچاس لاکھ بیعتیں

## حقائق کیا ہیں؟

پروفیسر منور احمد ملک گجر خان گورنمنٹ کالج کے سینئر پروفیسر اور پاکستان کے نامور سائنس دان ہیں' پیدائشی طور پر قادیانی تھے' قدرت نے توفیق بخشی قادیانی کرتوتوں کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ذیل کے مضمون میں انہوں نے قادیانیوں کی تعداد کے بارہ میں ایک تجزیاتی رپورٹ مرتب فرمائی ہے جو قادیانی جماعت کے خورد وکلاں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے' مضمون میں انہوں نے قادیانیوں کو "احمدی" لکھا ہے ان کی خواہش کے احترام میں ہم نے جوں کا توں رہنے دیا ہے ان کا خیال ہے کہ شاید ایسا لکھنے سے اسے ہر قادیانی پڑھے گا خدا کرے ایسے ہو اور یہ مضمون ان کے لئے ہدایت کا باعث بن جائے' مرزا طاہر کا فراڈ قادیانیوں پر ظاہر ہو اعداد و شمار کے مسئلہ میں ہر قادیانی باون گز کا ہے' اس لئے کہ پانچ کو پچاس اور پچاس کو پانچ قرار دینا ان کے متنبی کی "سنت مؤکدہ" ہے' قارئین سے استدعا ہے کہ اسے پڑھیں اور ہر ملنے والے قادیانی کو پڑھائیں.........(مدیر)

جماعت احمدیہ کی تعداد کے بارے میں اکثر علماء کرام ایسے اعداد و شمار پیش کرتے ہیں۔ جسے احمدی فوراً رد کر دیتے ہیں۔ علماء کرام کے بیان کے مطابق پاکستان میں احمدیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ علماء اس تعداد کو بیان کر کے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی ۱۳ کروڑ آبادی میں احمدیوں کی جو نسبت بنتی ہے' اس کے مطابق ان کو شہری حقوق دیئے جائیں۔ مثلاً ملازمتوں میں ان کو ان کی تعداد کے مطابق سیٹیں دی جائیں۔ علماء کی بیان کردہ تعداد کے مطابق ۱۳ کروڑ ۱۳۰۰ لاکھ کے مقابل پر ایک لاکھ بنتی ہے۔ جس کی نسبت ۱۳۰۰ پر ایک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تیرہ سو سیٹیں ہوں تو ایک سیٹ احمدیوں کو ملے گی۔ علماء اس بات پر شاکی ہیں کہ احمدیوں کو ان کے حق سے بہت زیادہ دیا جاتا ہے۔ اسی نسبت کو سامنے رکھتے ہوئے قومی اسمبلی کی سیٹوں کی تعداد میں سے (جو کہ ۲۶۰ ہے) احمدیوں کے لئے ایک سیٹ کا چوتھائی حصہ بھی نہیں بنتا۔ جب کہ احمدیوں کو ایک سیٹ ملی ہوئی ہے۔ اسی طرح تمام صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کی کل تعداد ۲۶۰ بنتی ہے۔ جس میں سے احمدیوں کی آدھی سیٹ بھی نہیں بنتی جبکہ احمدیوں کو ۴ سیٹیں ملی ہوئی ہیں۔

**پروفیسر منور احمد ملک (سابق قادیانی)**

دوسری طرف جماعت اپنی تعداد پاکستان میں ۴۵ لاکھ بتاتی ہے۔ یہ وہ تعداد ہے جو آج سے ۲۵ سال پہلے بتائی جاتی تھی۔ (جب ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔) جماعت احمدیہ نے آج تک باضابطہ اپنی تعداد کا اعلان نہیں کیا۔ مذکورہ بالا تعداد جماعت کے مربی (مولوی) امیر جماعت و دیگر سرکردہ افراد "بے ضابطہ" طور پر جماعت کے افراد کے حوصلے قائم رکھنے کے لئے بتاتے ہیں۔ جماعت کے افراد کے نزدیک مربی امیر جماعت یا جماعت احمدیہ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ان کے ایمان کے مطابق دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے یہ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ لہٰذا وہ اس تعداد پر یقین رکھتے ہیں۔ خاکسار نے اس جماعت میں ۴۰ سال گزارے ہیں۔ اپنا بچپن اور جوانی کا سنہری دور اس جماعت میں گزارا ہے۔ اپنی تمام توانائیاں اس جماعت کی بہتری کے لئے وقف کئے رکھیں' اور ایک جنونی احمدی کے طور پر ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی کے دوران احمدی طلباء کا قائد (زعیم) رہا۔ چکوال میں سروس کے دوران نگران کے طور پر رہا۔ اور جہلم میں نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم کے عہدے پر بھی رہا۔ مگر جب جماعت احمدیہ

میں جھوٹ کی فراوانی' اسلامی اقدار کا فقدان' انصاف وعدل سے خالی' ظلم وبربریت کا دور دورا دیکھا تو ۱۵/جنوری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶/ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ جمعۃ الوداع کے دن اپنے خاندان کے ۱۲' افراد کے ساتھ احمدیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔ (اب یہ تعداد ۱۹/ہو چکی ہے۔)

اس لئے خاکسار کی بیان کردہ باتیں اور اعداد وشمار ذاتی مشاہدے اور جماعتی عہدوں پر فائز رہنے کی وجہ سے ذاتی علم کی بنیاد پر ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد جو تعداد اپنی بتاتے ہیں وہ ابھی تک ۴۵ لاکھ کے قریب ہے' گویا ۲۵ سال پہلے جو تعداد تھی اب بھی وہی ہے۔ البتہ چند غیر ذمہ دار ۵۰ سے ۶۰ لاکھ کے قریب بتادیتے ہیں اگر ہم اس تعداد کو ۵۰ لاکھ فرض کرلیں تو اس پر ایک جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

۵۰ لاکھ کی تعداد کے حساب سے پاکستان میں ان کی تعداد کے حوالے سے نسبت ۲۶:۱ کی بنتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر ۲۶ افراد پر ایک احمدی ہوگا۔ یہ نسبت پاکستان کے کسی بھی ضلع میں موجود نہیں' ۲۶:۱ کی نسبت تقریباً ۴ فیصد بنتی ہے۔

## تعلیمی میدان :

ایک عام تاثر یہ ہے کہ احمدی لوگ تعلیمی میدان میں بہت آگے ہیں' یہ درست ہے کہ جماعت بچوں کی تعلیم کے بارے میں بہت زور دیتی ہے' ایک عرصہ تک بورڈ' یونیورسٹی سے پوزیشن لینے والوں کو انعام دیئے جاتے رہے ہیں۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ احمدی بچوں کی کم از کم ۸۰ فیصد تعداد تعلیم حاصل کرتی ہے' جبکہ چناب نگر (ربوہ) کی خواندگی کی شرح ۹۵ فیصد بتائی جاتی ہے' اس بنیاد پر اگر ہم جائزہ لیں تو چناب نگر (ربوہ) کے تعلیمی اداروں کے علاوہ پاکستان میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں ۴ فیصد احمدی طلباً نہیں ہیں' حالانکہ پاکستان کی خواندگی کی شرح ۳۰ فیصد کے قریب ہے۔ اس طرح تو ہر تعلیمی ادارے میں احمدیوں کی تعداد ۸ فیصد سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔

پنجاب یونیورسٹی کی ۱۰ ہزار کی تعداد میں چار فیصد کے حساب سے ۴۰۰' احمدی طلباً ہونے چاہئے تھے' مگر وہاں پر تعداد ۴۵ تھی' جس میں سے ۱۰ مقامی اور ۳۵ پورے پاکستان سے تھے۔ (یہ جائزہ ۱۹۸۲ء کا ہے) چکوال کالج کی ۱۵۰۰ تعداد میں سے ۶۰ طلباً احمدی ہونے چاہئے تھے مگر ۱۹۸۶ء میں ایک بھی نہیں تھا' جبکہ ۱۹۸۸ء میں زیادہ سے زیادہ تین تھے' گورنمنٹ کالج تاہلیانوالہ جہلم میں ایک ہزار کی تعداد میں ۴۰' احمدی طلباً ہونے چاہئے تھے' مگر ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۵ء سے تعداد نہیں بڑھی گورنمنٹ کالج گوجر خان میں ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۹ء ایک ہزار کی تعداد پر ۴۰' احمدی طلباً ہونے چاہئے تھے' جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد ۲ رہی ہے اب وہ بھی نہیں ہے (یہ سب ذاتی مشاہدے کے مطابق ہے۔)

پورے پاکستان کے ایم ایس سی فزکس اور پی ایچ ڈی فزکس کے افراد پر مشتمل ایک (پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فزکس) سوسائٹی بنی ہوئی ہے۔ جس کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے' اس میں احمدیوں کی تعداد کم از کم ۴۰ ہونی چاہئے تھی' مگر اس میں کل تعداد ۴ تھی' جس میں سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فوت ہوچکے ہیں اور خاکسار جماعت چھوڑ چکا ہے' اب یہ تعداد ۲ رہ گئی ہے۔

پنجاب لیکچرز اینڈ پروفیسر ایسوسی ایشن کے ممبران کی کل تعداد ۱۴ ہزار سے زائد ہے۔ اس میں ۵۶۰ احمدی پروفیسر ہونے چاہئے تھے' جبکہ ان کی تعداد ۲۵ سے بھی کم ہے۔

جماعت احمدیہ جو کہ تعلیمی میدان میں بہت آگے ہے' اس میدان میں یہ حالت ہے کہ کسی بھی لیول پر اس کی آبادی والی نسبت موجود نہیں۔ اس جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی میدان میں بھی ان کی شمولیت ۰.۵ فیصد سے بھی کم ہے اس کی بنیاد پر اگر تعداد کا اندازہ لگایا جائے تو چھ لاکھ سے کم بنتی ہے۔

## مالی میدان :

جماعت احمدیہ میں چندوں کی بھرمار ہے' ایک احمدی پر اس کی ماہوار آمد کا چھ فیصد چندہ عام لاگو ہے اس کی ادائیگی لازمی ہے' عدم ادائیگی پر وہ چندہ اس آدمی کے کھاتے میں بطور بقایا نام ہو جاتا ہے' اگر ایک احمدی چندہ دینے سے انکار کردے تو وہ احمدی رہ نہیں سکتا' حالانکہ چندہ ایک اختیاری مد ہے' جس کی شرح مخصوص نہیں ہوتی آدمی حسب توفیق ادا

کر سکتا ہے' جبکہ ٹیکس کی شرح مخصوص ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے' عدم ادائیگی پر بقایا نام رہ جائے گا ختم نہیں ہوگا۔

چندہ عام کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ' چندہ تحریک جدید' چندہ وقف جدید' چندہ صد سالہ جوبلی (یہ اب ختم ہو چکا ہے) چندہ خدام الاحمدیہ (چندہ مجلس) یہ نوجوانوں پر لاگو ہے' چندہ تعمیر ہال (یہ ہال ۱۹۷۳ء کے قریب تعمیر ہوا تھا مگر چندے کی وصولی ابھی جاری ہے) چندہ بوسینیا' افریقہ' چندہ ڈش انٹینا (احمدی ٹی وی نیٹ ورک کا) چندہ لجنہ اماء اللہ (یہ خواتین پر لاگو ہے) چندہ اطفال (یہ بچوں پر لاگو ہے) چندہ انصار (یہ ۴۰ سال سے زائد عمر کے لوگوں پر لاگو ہے) وغیرہ۔ خلاصہ کلام یہ کہ ایک احمدی کو اپنی آمد کا کم از کم ۱۰ فیصد ماہوار چندہ دینا پڑتا ہے' چندوں کی وصولی کا رضاکارانہ نظام موجود ہے' جس میں وصولی کرنے والے کا کوئی کمیشن نہیں' جماعت کا یہ مالی نظام شاید ہی کہیں اور ہو' سال میں دو تین بار مختلف چندوں کے مختلف انسپکٹرز مرکز سے آکر حساب وغیرہ چیک کرتے ہیں' اور کل وصول شدہ رقم مرکز (چناب نگر) میں پہنچانا یقینی بناتے ہیں' اس مالی نظام کی بنا پر جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ بڑی منظم جماعت ہے' حالانکہ اس کا کوئی نظام نہیں' قواعد و ضوابط' اصول وغیرہ نہیں ہیں۔ صرف چندہ اکٹھا کرنے کا نظام ہے' اگر اس منظم طریقہ سے چندہ وصول نہ ہوتا تو آج مرزا صاحب کے خاندان کے ہر شہزادے کے نام کئی کئی مربعے نہ ہوتے' اور نہ ہی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہوتے' یہ سب اسی مالی نظام کی "برکات" ہیں' خیر اس کے بعد میں کسی اور موقعہ پر بات کی جائے گی' جب احمدی جذبات میں آکر ان "برکات" سے انکار کریں گے۔

چندہ تحریک جدید میں ہر مرد اور عورت' جوان' بوڑھا اور بچہ شامل کیا جاتا ہے' جماعت اس بات پر پورا زور لگاتی ہے کہ ہر ذی روح تحریک جدید میں شامل ہو' بلکہ کچھ بے روح بھی اس میں شامل ہیں' یعنی فوت شدہ افراد کے نام کا چندہ ان کے لواحقین سے لیا جاتا ہے' اب اگر کسی بستی سے تحریک جدید میں شامل ۱۲۰۰ افراد ہوں' تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں کی آبادی ۱۲۰۰ افراد پر مشتمل ہے' حالانکہ اس میں فوت شدہ افراد بھی شامل ہیں۔

اب اس دلیل کے بعد یہ بتانا چاہوں گا کہ پورے پاکستان میں تحریک جدید کے کل ممبران ایک لاکھ سے کم ہیں' ممکن ہے اب دو چار ہزار زائد ہو چکے ہوں اور جماعت فوراً اپنی جماعت میں یہ اعلان کر دے گی کہ ایک لاکھ والی بات بالکل غلط ہے اور جماعت کے افراد یہ سمجھنے لگیں گے کہ شاید ۱۵۔۲۰ لاکھ ممبران ہوں گے' حالانکہ ایک لاکھ سے دو چار ہزار زیادہ تو ہو سکتے ہیں مگر ۲ لاکھ سے کسی بھی طرح زیادہ نہیں ہو سکتے' تحریک جدید کے انسپکٹرز حضرات کی زبانی یہ معلوم ہوا تھا کہ ایک لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے' اب اگر علماء کی بیان کردہ تعداد کو لیا جائے تو وہ تحریک جدید کے ممبران کی تعداد کے ساتھ ملتی ہے' جبکہ احمدیوں کی بیان کردہ تعداد ۵۰ لاکھ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوتی' یہ تعداد صرف اپنی جماعت کے افراد کے مورال کو قائم رکھنے کے لئے بتائی جاتی ہے۔

اب ۱۹۹۸ء میں مردم شماری ہو چکی ہے۔ اس میں احمدیوں کو ہدایت ملی تھی کہ جو افراد بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور وہاں عرصہ دراز سے مقیم ہیں۔ وہاں شہریت حاصل کر کے وہاں کی جماعتوں میں شامل ہیں۔ ان کے بھی نام پاکستان میں شامل کئے جائیں۔ اس طرح ہزاروں افراد جو بیرون ملک سیٹل ہیں ان کی تعداد بھی یہاں شامل ہے۔ اس کے باوجود ان کی کل تعداد ۲ سے ۳ لاکھ کے درمیان ہوگی۔ مردم شماری کے تفصیلی نتائج سامنے آنے کے بعد حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ اس کے لئے چند ماہ کے انتظار کی ضرورت ہے۔ یہ واضح رہے کہ جماعت بغیر کسی وجہ کے ان کے نتائج کو تسلیم نہیں کرے گی۔

## راولپنڈی ڈویژن میں احمدیوں کی تعداد :

اگر ضلع جہلم کی جماعت کا جائزہ لیں تو اس وقت ضلع جہلم میں ۱۱/۱۲ جگہ جماعت موجود ہے' سب سے بڑی جماعت محمود آباد جہلم ہے' محمود آباد میں ۱۹۲۰ء کے قریب ۸۰ فیصد آبادی احمدیوں کی تھی ۱۹۲۴ء میں ایک احمدی کے غیر احمدی کا جنازہ احمدیوں نے پڑھنے سے انکار کر دیا' جس پر ایک بہت بڑا

خاندان جماعت چھوڑ گیا' پھر آہستہ آہستہ کوئی نہ کوئی خاندان جماعت چھوڑتا چلا گیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ ۱۹۷۴ء سے قبل یہ تعداد ۵۰ فیصد رہ چکی تھی' ۱۹۷۴ء کے بعد ۳۵ فیصد کے قریب رہ گئی' اب ۲۰ فیصد سے بھی کم آبادی احمدیوں کی ہے' گزشتہ پچاس برسوں میں کوئی ایک بھی نیا خاندان احمدی نہیں ہوا' بلکہ تسلسل سے جماعت چھوڑی جارہی ہے باوجود اس کے کہ احمدی' غیر احمدی مسلمانوں سے ہوئے بعد میں وہ خود اور ان سے ہونے والی اولاد احمدی نہیں ہیں۔ پس جو چند ایک مسلمان عورتوں سے احمدی مردوں نے شادیاں کیں وہ خاندان آہستہ آہستہ جماعت چھوڑتا چلا گیا۔ جماعت میں ایک ایسا سیٹ اپ بن چکا ہے جو ظالم ترین آمریت کا نظام ہے' انشاء اللہ اب یہ خود ہی ختم ہو جائے گی' علما کو اپنی توانائی اس طرف ضائع نہیں کرنی چاہیے۔ جہلم شہر میں ایک بہت بڑی جماعت ہوا کرتی تھی' جس میں سب سے بڑا خاندان سیٹھی برادری کا تھا' جو آہستہ آہستہ جماعت چھوڑتا چلا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں خاصی تعداد جماعت سے علیحدہ ہو گئی اب زیادہ سے زیادہ ۳۵ گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے' جس کی تعداد آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے' تیسرے نمبر پر پاکستان چپ بورڈ فیکٹری ہے جو مرزا طاہر احمد صاحب کے بھائی مرزا منیر احمد کی ہے' یہ مرزا صاحب کے خاندان کے شہزادوں کا بڑا مسکن ہے۔ مرزا منیر احمد کا بیٹا نصیر احمد طارق ضلع جہلم کا امیر جماعت ہے انشاء اللہ اس کی آمرانہ پالیسیوں کی وجہ سے جماعت علما کرام کی کوششوں کے بغیر ہی انجام کو پہنچ جائے گی۔ اس فیکٹری میں ۱۵/ ۱۶ احمدی نوجوان ملازم ہیں' باقی سب مسلمان ہیں۔ ضلع جہلم کی جماعت کو کنٹرول کرنے والا محرک گروہ یہاں پر موجود ہے' اس کے علاوہ کالا گوجراں میں ایک بڑی جماعت ہوا کرتی تھی' اب وہ بھی چند افراد پر مشتمل ہے کل ۸/ ۱۰ گھر احمدیوں کے ہوں گے' چک جمال میں ایک جماعت ہوا کرتی تھی اب وہاں جماعت ختم ہو چکی ہے۔ البتہ ۲/ ۳ احمدی ملازم کالاڈپو میں موجود ہیں۔ منگلا میں چند ملازم پیشہ جو دوسرے شہروں سے آئے ہوئے ہیں پر مشتمل ایک جماعت ہے کل ۸/ ۹ گھر ہوں گے' دینہ میں مقامی ایک خاندان کے علاوہ چند ملازم پیشہ افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ۴/ ۵ گھروں پر مشتمل ہوگی' روہتاس میں ایک گھرانے پر مشتمل جماعت ہے' کوٹلہ فقیر میں ایک بہت بڑی جماعت تھی جو کہ اب ختم ہو چکی ہے' جادہ میں ایک جماعت تھی جو کہ اب ختم ہو چکی ہے اور احمدیوں کی عبادت گاہ اب مسلمانوں کے پاس ہیں' مستیال میں دو گھروں پر مشتمل ایک جماعت جو مستقبل قریب میں ختم ہو جائے گی' کوٹ بصیرہ میں احمدی ختم ہو چکے ہیں' تحصیل پنڈدادن خاں میں ڈنڈوت میں ۳/ ۴ گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے یہ سارے افراد سیمنٹ فیکٹری میں ملازم ہیں' شاید اب وہ بھی نہ ہوں کیونکہ سیمنٹ فیکٹری کے بند ہونے کی خبر سنی گئی ہے' کھیوڑہ میں دو تین گھر ہیں وہ بھی ملازم پیشہ جو دوسرے شہروں سے آئے ہیں۔ پنڈدادن خان میں جماعت موجود ہے ۱۰/ ۱۵ گھروں پر مشتمل ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پورے ضلع میں احمدیوں کی کل تعداد ایک ہزار سے بھی کم ہے' تحصیل سوہاوہ بالکل خالی کہیں ایک جماعت بھی نہیں' ایک ہزار تعداد کا سن کر احمدی خوش ہوں گے کہ چلو زیادہ ہی بتائی ہے کچھ پردہ رہ گیا ہے' ضلع جہلم کی کل آبادی ۱۵ سے ۲۰ لاکھ کے قریب ہو گی' اس میں ایک ہزار کی نسبت ۲۰۰۰ : ۱ بنتی ہے۔

۱۹۰۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی جہلم کچہری میں مولوی کرم دین صاحب آف بھیں چکوال کے ساتھ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم آئے' جہاں دو تین دن ٹھہرے' ان کے قیام و طعام کا سارا انتظام جہلم کی جماعت نے کیا' اس وقت جہلم میں کافی جماعت تھی' محمود آباد بھی تقریباً سارا احمدی تھا' زیادہ تر اخراجات راجہ پینڈے خاں آف دارا پور جہلم نے ادا کئے۔ تین دنوں میں جہلم میں ۱۳۰۰ افراد احمدی ہوئے' ذرا غور فرمائیے کہ ۱۹۰۳ء سے قبل خاصی جماعت موجود تھی اور پھر ۱۳۰۰ نئے احمدی بھی ہوئے' آج جبکہ اس بات کو ۹۶ سال ہو چکے ہیں' اگر صرف وہی خاندان احمدیت پر قائم رہتے تو چوتھی نسل کے بعد اب ان کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہوتی' اب جبکہ پورے ضلع کی آبادی ایک ہزار سے کم ہے تو جماعت کی "ترقی" کا اندازہ کیا جا سکتا ہے گویا ۹۹ فیصد احمدی جماعت چھوڑ گئے ہیں۔

زندگی کے سارے سُکھ، صحت اور تن دُرستی سے ہیں
He (Allah) is the healer
Tunsukh
Aloe Vera based syrup
100% Herbal — 100% Natural
ایلو ویرا اور
منتخب نباتات کا
صحت افزا مرکب
تن سُکھ سے تن دُرست
تن سُکھ جسم وجاں کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگر کی اصلاح کرتا ہے۔
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
Adarts -HTS-12/97(R)

# ختم نبوت کا انکار

## انسانیت کے کمال و عروج کا انکار

ختم نبوت اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک انتہائی عظیم انعام ہے' انسانی بلوغ' عالمگیر انسانی برادری کی تشکیل اسی نعمت کے ذریعے ممکن تھی۔ ختم نبوت کا انکار ملی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف اور ایک ہمہ گیر اور دائمی دعوت کی بنیادی روح سے لاعلمی کا نتیجہ ہے........ (مدیر)

سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کثرت سے انبیاء علیہم السلام آئے تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش تھی ہر ایک آنے والا اپنے کمال اپنی ہدایت اور شان میں کامل تھا جس قبیلے' قوم' علاقے نسل ملک کی طرف مبعوث ہوا تھا ان کی صلاحیتوں ان کے ظرف اور حیثیت کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا ہر ایک آیا اور اپنی پوری ہمت اور عزیمت کے ساتھ اپنے فریضہ منصبی کو کما حقہ ادا کر کے چلا گیا انسانیت کے مختلف طبقات' علاقے' قومیں اور قبیلے ان ہی ہستیوں کی برکت سے ہدایت کے نور سے منور' اللہ کی معرفت سے روشناس اللہ کے احکام سے واقف ہوئے ان کے اخلاق معاملات اور زندگی ان ہی کی تربیت سے سنوری۔ دنیا میں جہاں کہیں خیر کی بات ہے ان کے اخلاق اور ان کی ہی محنت کا ثمرہ ہے اور ان ہی کی برکت ہے۔ سلامتی ہو ان پاکیزہ شخصیتوں پر جو سب خدا کے بھیجے ہوئے اور ہدایت خیر کے نمونے تھے۔

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ نبینا علیہ السلام تک کا دور عمومی طور پر ایسی نبوتوں کا زمانہ ہے جب ہر نبی کسی خاص قوم' قبیلے' وطن' نسل اور گروہ کی طرف آتا تھا۔ اس لئے انہیں اللہ کی طرف سے جو ہدایت تعلیمات علوم دیئے جاتے تھے وہ بھی اس قوم نبی کی استعداد و ظرف کے مطابق عطا فرمائے جاتے تھے اور مربی ازل ان کی تربیت اسی دائرے میں فرما دیتا تھا' غرض ہر

پروفیسر محمد اشرف پشاور

قوم و خاندان علاقہ اور ملک اپنے محدود دائرے میں ہدایت پاتی اور ترقی کے منازل طے کرتا تھا' یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ام القریٰ کے اُمی داعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی نبوت کا دائرہ زمان و مکان کی جملہ وسعتوں پر چھا گیا اور اعلان نبوت محمدیہ سے لے کر ابد الآباد تک کے جن و انس آپ صلی اللہ علیہ وسلم والی ہدایت سے وابستہ کر دیئے گئے' اب جو ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی وہ کسی محدود اور خاص علاقے' نسل یا وطن کے لئے نہ تھی بلکہ وہ اپنی ہمہ گیری میں ہر اس وسعت کو لئے ہوئے تھی جس کے اندر ہر ملک وطن ہر نسل و قوم ہر رنگ و علاقہ اپنی ہدایت طلبی کی ضروریات کو پورا کر سکتا تھا اس کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی شان کا ظہور ختم نبوت کی صورت میں عطا فرما کر پوری انسانیت کے لئے ہدایت و خیر و معرفت و علوم کے ان لامحدود خزائن کو کھول دیا جو اس سے پہلے کبھی ظاہر نہیں کئے گئے تھے اور بنی نوع انسان کے ہر طبقے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے اولین و آخرین کے علمی خزائن سے فیضیابی عام کر دی گئی' اب آپ کی لائی ہوئی ہدایت کسی خاص قوم و ملک' نسل یا رنگ کی میراث نہیں بلکہ یہ دولت پوری نسل انسانی کا ورثہ ہے جسے ہر گورا و کالا' سرخ و سفید' فرنگی اور زنگی' ہندی اور چینی' رومی اور پارسی' عربی و عجمی اپنا سکتا ہے۔ ہدایت الٰہیہ کا یہ لامحدود خزانہ اب ہر بنی آدم استعمال کر سکتا ہے اور ام القریٰ کے ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خوان الٰہی سے بھرپور طور پر بہرہ مند ہو سکتا ہے اس کی معرفت اور ہدایت اب محدود دائروں کی پابند نہیں رحمت الٰہی سے بھرپور طور پر بہرہ مند ہو سکتا ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت و کاملیت کی برکت سے انسانیت ان رفعتوں تک جا پہنچی جس کے بعد ترقی و معراج کا کوئی نقطہ نہیں اور اوج و کمال کا کوئی زینہ نہیں اب انسانیت کا کمال اسی پر منحصر ہو کر رہ گیا ہے کہ مکہ کے یتیم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصفا کے داعی اور فاران کے قدسی جماعت کے رہنما کے ساتھ رابطہ و

تعلق قائم کرے کہ اب ہدایت جہاں بھی ملے گی اور جسے بھی ملے گی اس کا سوتا غار کے امی نبی (فداہ امی وابی) صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس سے ہی پھوٹتا ہوگا۔

مصطفی بہ ساں خویش راکہ دین ہمہ است
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبیت

یہ سب فیض و برکت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا ہے اس لئے ختم نبوت کا انکار نہ صرف انسانیت کی سب سے عظیم اور مایہ حاصل کائنات شخصیت اور اس کے ہر زمانے میں دائر و سائر فیوض و برکات سے محرومی کا سبب ہے بلکہ اس حرمان نصیبی کو کیا کہئے کہ ایسے منکرین اپنی جہالت و نادانی کی بناء پر انسانیت کی ہر آن ترقی پذیر اور ہمہ دم ارتقائی رفتار کے رخ کو ماضی کے طفولیت کے دور کی طرف موڑ دینا چاہتے ہیں جب مختلف قومیں اور خاندان اپنے اپنے محدود نسلی و وطنی دائروں میں منقسم تھیں اور ان کی ہدایت و تربیت کے لئے ان کی ضرورت کے بقدر ہدایت و احکام آجایا کرتے تھے' ختم نبوت اللہ تبارک وتعالیٰ کا ایک انتہائی عظیم انعام ہے' انسانی بلوغ' عالمگیر انسانی برادری کی تشکیل اسی نعمت کے ذریعے ممکن تھی۔ ختم نبوت کا انکار ملت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف اور ایک ہمہ گیر اور عالمگیر دائمی دعوت کی بنیادی روح سے لاعلمی کا نتیجہ ہے' ختم نبوت کا انکار انسانیت کے کمال و عروج کا انکار جاہلی عصبیتوں اور گمراہیوں کی توثیق اور اسلام کی عظیم وسعتوں سے نکل کر عصری' وقتی' نسلی' وطنی و قومی تنگنائیوں میں گم ہو جاتا ہے' انسانی اعلیٰ اور اجتماعی اقدار سے غفلت علم الٰہی کی لامحدودیت میں شک نظام تشریعی (ہدایت) کی حقیقت و ارتقاء سے ناواقفیت اور ختم نبوت کے مقام سے عدم آگہی اس عظیم گمراہی کا سبب ہے۔

مبارک ہے وہ امت جو النبی الخاتم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصہ میں آئی خوش نصیب ہے انسانیت کا وہ حصہ جو ختم نبوت کی برکت سے نیابت نبوت کے لئے چنا گیا اور کیا خوش بخت ہے وہ آخری امت جو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض و برکت سے خیر الامم کے مقام رفیع پر فائز کی گئی' پوری انسانیت سارا عالم اور قیامت تک کا زمانہ اس کی ہدایت کی محنت و کوشش کے لئے میدان عمل قرار دیا گیا' سلام ہو اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہر زمانے کی ہدایت کے سبب و وسیلہ بنایا گیا اور درود ہو اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو توحید کاملہ و تامہ کا پیامبر بن کر آیا اور وحدت آدمیت دین و دنیا کی یکجائی اور زمانی و مکانی حدبندیوں سے ماورا ایک معاشرہ کی وحدت کا سبق دے گیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' نوازنے والا ہے جسے چاہے نوازدے۔

## نیک بخت نوجوان صابر حسین کی قادیانیت سے توبہ اور تجدید ایمان

پشاور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کی پریس ریلیز میں علاقہ ہشت نگری کے ان مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے علماء کرام اور مجلس کو یہ اطلاع دی کہ ایک نوجوان مسلمان صابر حسین ایک قادیانی سعید کی ارتدادی تبلیغ کی وجہ سے مرزائیت اختیار کر کے قادیانی ہو چکا ہے اور قریب ہے کہ اس کے گھر اور خاندان بھی قادیانیت کے کفر میں پھنس جائیں جن پر علماء علاقہ خصوصاً حاجی ملک صابر حسین خطیب جامع مسجد ملک مستور اور دیگر دین کا درد رکھنے والوں کے تعاون سے مجلس نے کوشش اور سعی کی جس کی وجہ سے بفضل تعالیٰ صابر حسین پر قادیانیت کا کفر واضح ہوا اور صابر حسین مجمع عام میں قادیانیت سے تائب ہوئے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کر کے دامن رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی وابستگی کا اعلان کیا' جس کے بعد علاقہ کی پولیس کو سعید قادیانی کے خلاف قانونی کارروائی کی باقاعدہ درخواست دی گئی جس پر پولیس نے فوری قانونی کارروائی کرتے ہوئے اس کو گرفتار کر کے اس سے قادیانیت کے پرچار کا لٹریچر قادیانی قرآن کا ترجمہ' دکان میں لگائے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کے بورڈ برآمد کئے اور ملزم کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C کے تحت مقدمہ درج کیا۔ مجلس کو یقین ہے اور مجلس کا مطالبہ ہے کہ پولیس ملزم سے ان دیگر مسلمانوں کے متعلق بھی معلومات حاصل کرے گی جو سعید قادیانی کی وجہ سے مرتد ہو چکے ہیں تاکہ ہم ان کو بھی قادیانیت کے کفر سے نکالنے کی کوشش کریں۔ مجلس نے پولیس کی بروقت فوری کارروائی پر ان کا شکریہ ادا کیا' نیز مسلمانوں سے اپیل کی کہ اگر انہیں اس قسم کی کسی بھی واقعہ کی خبر ہو تو وہ مجلس کے امیر مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی جامع مسجد قاسم علی خان قصہ خوانی یا ناظم مجلس مولانا نور الحق نور جامع مسجد ہشت نگری کو اطلاع کریں۔ اگر قادیانیت کے پرچار کے گواہ موجود ہوں تو فوری طور پر علاقہ پولیس سے رابطہ کر کے مجلس کو آگاہ کریں تاکہ عاشقان رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاون سے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکے۔ رد مرزائیت پر لٹریچر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے مفت حاصل کر کے خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں اس طرح آپ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاکار بن کر ارتداد کو روکیں۔

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ
شیر پنجاب سویٹس اینڈ بیکرز
برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۴۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی
فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

# صدقہ رضائے الٰہی کا سبب

شریعت اسلامیہ نے جس طرح حصول دولت کے لئے طریقے متعین فرمائے ہیں اسی طرح اس کے خرچ کے مواقع بھی بتلائے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کو مال ودولت سے نوازا ہے تو دوسری طرف فقرا کا بھی خیال رکھا ہے۔ چنانچہ امیروں 'مالداروں پر زکوٰۃ' صدقہ 'فطرہ وغیرہ کا فریضہ عائد کیا تاکہ غریبوں کی حاجتیں پوری ہوں۔ اسی طرح ان صدقات واجبہ کے علاوہ نفلی صدقات کی بھی ترغیب دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں بے شمار احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں۔ اگر تمام دنیا کے مالدار فرمودات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اپنے غریب اعزا' اور اقربا اور پڑوسیوں پر مال خرچ کریں تو شاید ہی کوئی فقیر مفلس رہ جائے۔ ذیل میں ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نقل کرتے ہیں۔

فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (اللہ کا) حق ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم ہے:

"اصل نیکی اور بھلائی (کا معیار) یہ نہیں ہے کہ (عبادات میں) تم مشرق کی طرف اپنا رخ کر دیا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی کی راہ بس ان لوگوں کی ہے جو ایمان لائے۔ اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ملائکہ پر اور اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر اور جنہوں نے مالک کی محبت کے باوجود ان کو خرچ کیا قرابت داروں پر 'یتیموں مسکینوں پر اور مسافروں اور سائلوں پر غلاموں کو آزادی دلانے میں اور اچھی طرح قائم کی انہوں نے نماز 'اور ادا کی زکوٰۃ۔" (سورہ بقرہ: ۱۷۷)

مذکورہ بالا حدیث کا مقصد و منشا یہ ہے کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ مقررہ زکوٰۃ (یعنی فاضل سرمایہ کا چالیسواں حصہ) ادا کردینے کے بعد آدمی پر اللہ کا کوئی مالی حق اور

مولانا کلیم اللہ قاسمی مراد آباد

مطالبہ باقی نہیں رہتا اور وہ اس سلسلہ کی ہر قسم کی ذمہ داریوں سے بالکل سبکدوش ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ خاص حالات میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی اللہ کے ضرورت مند بندوں کی مدد کی ذمہ داری دولت مندوں پر باقی رہتی ہے۔ مثلاً ایک صاحب ثروت آدمی حساب سے پوری زکوٰۃ ادا کرچکا ہو' اس کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس کے پڑوس میں فاقہ ہے یا اس کا فلاں قریبی رشتہ دار محتاجی کی حالت میں ہے یا کوئی شریف مصیبت زدہ یا مسافر ایسی حالت میں اس کے پاس پہنچا' جس کو فوری امداد کی ضرورت ہو تو ایسی صورتوں میں ان ضرورت مندوں محتاجوں کی امداد اس پر واجب ہوگی۔

مذکورہ بالا آیت کے آخر میں اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا گیا' اس سے معلوم ہوا کہ ان کمزور اور ضرورتمند طبقوں کی مالی مدد کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ زکوٰۃ کا مستقل ذکر اس آیت میں آگے موجود ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کو اللہ کا پیغام ہے کہ اے آدم کے فرزند تو (میرے ضرورتمندوں پر) اپنی کمائی خرچ کر' میں اپنے خزانے سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۰۵)

اس حدیث قدسی میں گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جو بندہ اس کے ضرورتمندوں کی ضرورتوں پر خرچ کرتا رہے گا' اس کو اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب سے ملتا رہے گا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو یقین کی دولت سے نوازا ہے' ہم نے دیکھا ہے کہ ان کا یہی معمول ہے اور ان کے ساتھ ان کے رب کریم کا یہی معاملہ ہے' اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس یقین کا حصہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' تم اللہ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور گنو مت (یعنی اس فکر میں نہ رہو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں' اگر بے حساب دوگی تو وہ بھی

اپنی نعمتیں تم پر بے حساب اتار دے گا) اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا۔ (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے راہ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔ (صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۶۴ ج ۱)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے آدم کے فرزند اللہ کی دی ہوئی دولت جو اپنی ضرورت سے فاضل ہو اس کا راہ خدا میں صرف کر دینا تمہارے لئے بہتر ہے اور اس کا روکنا تمہارے لئے برا ہے اور ہاں گزارے کے بقدر رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔ اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔ (مشکوٰۃ: ۱/۱۶۴)

اس حدیث کا پیغام یہ ہے کہ آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ جو دولت وہ کمائے یا کسی ذریعہ سے اس کے پاس آئے اس میں سے اپنی زندگی کی ضرورت کے بقدر تو اپنے پاس رکھے' باقی راہ خدا میں اس کے بندوں پر خرچ کرتا رہے اور اس میں پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن کا اللہ نے اس کو ذمہ دار بنایا ہے اور جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے۔ مثلاً اس کے اہل و عیال اور حاجت مند قریبی اعزا وغیرہ۔

## صدقہ کے خواص و برکات :

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بری موت کو دفع کر دیتا ہے۔ (ترمذی ۱/۱۴۴)

جس طرح دنیا کی مادی چیزوں جڑی بوٹیوں تک کے خواص اور اثرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسانوں کے اچھے برے اعمال اور اخلاق کے بھی خواص اور اثرات ہیں جو انبیا علیہم السلام کے ذریعہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں صدقہ کی دو خاصیتیں بیان کی گئیں ہیں۔ ایک یہ کہ اگر بندے کی کسی بڑی لغزش اور معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس کی طرف متوجہ ہو تو صدقہ اس غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بندہ بجائے اللہ کے غضب اور ناراضی کے اس کی رضا اور رحمت کا مستحق بن جاتا ہے' اور دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ بری موت سے آدمی کو بچاتا ہے (یعنی صدقہ کی برکت سے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح کی موت سے بچاتا ہے جس کو دنیا میں بری موت سمجھا جاتا ہے۔

مرثدؒ بن عبداللہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کرامؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے کہ "قیامت کے دن مومن پر اس کے صدقہ کا سایہ ہوگا۔" (مشکوٰۃ ۱/۱۷۰)

حدیثوں میں بہت سے اعمال صالحہ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن یہ اعمال سایہ کا ذریعہ بن جائیں گے۔ اس حدیث میں صدقہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت میں اس کی ایک برکت یہ ظاہر ہوگی کہ صدقہ کرنے والے کے لئے اس کا صدقہ سائبان بن جائے گا جو اس دن تپش اور تمازت سے صدقہ کرنے والوں کو بچائے گا۔

اللہ تعالیٰ ان حقیقتوں کا یقین اور اس کے مطابق عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی۔ (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو سربلند کر دیتا ہے اور اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے فروتنی اور خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت اور بالاتری بخشے گا۔ (صحیح مسلم ۱/۳۲۱)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضرت! بتائیے صدقہ کیا ہے؟ (یعنی اللہ کی طرف سے اس کا اجر کیا ملنے والا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ چند در چند (یعنی جتنا کوئی اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کا کئی گنا اس کو ملے گا) اور اس کے یہاں بہت ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۷۰ ج ۱)

## ضرور تمندوں پر خرچ کرنیکا ثواب :

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا: جس مسلم نے دوسرے مسلم بھائی کو جس کے پاس کپڑا نہیں تھا' پہننے کو کپڑا دے دیا' اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلم بھائی نے دوسرے مسلم بھائی کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جس مسلم نے پیاس کی

حالت میں دوسرے مسلم بھائی کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی سر بمہر شراب طہور پلائے گا۔(ابوداؤد ص ۲۳۶/۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: جس بندے نے کسی مسلم کو کپڑا پہنایا وہ یقیناً اس وقت تک اللہ کے حفظ وامان میں رہے گا جب تک کہ اس کے جسم پر اس کپڑے میں سے کچھ بھی رہے۔(مشکوٰۃ ۱۶۹/۱)

## جانوروں کو کھلانا پلانا بھی صدقہ ہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بد چلن عورت اس عمل پر بخش دی گئی کہ وہ ایک کنویں کے پاس سے گزری اور اس نے دیکھا کہ ایک کتا زبان نکالے ہوئے ہے (اور اس کی حالت ایسی ہے کہ) گویا وہ پیاس سے مر ہی جائے گا (اس عورت کے دل میں ترس آیا۔ وہاں پانی نکالنے کے لئے رسی ڈول کچھ موجود نہ تھا) اس نے اپنا چمڑے کا موزہ پاؤں سے نکالا اور اپنی اوڑھنی سے باندھا اور اسی کے ذریعہ کنویں سے پانی نکال کر اس کو پلایا۔ وہ عورت اپنے اس عمل کی وجہ سے بخش دی گئی۔ کسی نے عرض کیا! یارسول اللہ کیا جانوروں کے کھلانے پلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہر حساس جانور (جسکو بھوک پیاس کی تکلیف ہوتی ہو) اس کو کھلانے پلانے میں اجر وثواب ہے۔

(بخاری ص ۲۹/۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے تو اس درخت یا اس کھیتی سے جو پھل اور جو دانہ کوئی انسان یا کوئی پرندہ یا کوئی چوپایا کھائے گا وہ اس بندے کے لئے صدقہ اور اجر وثواب کا ذریعہ ہوگا۔(بخاری شریف بحوالہ مشکوٰۃ ۱۶۸/۱)

## کس وقت کے صدقہ کا ثواب زیادہ ہے:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کس صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ زیادہ ثواب کی صورت یہ ہے کہ تم ایسی حالت میں صدقہ کرو جب کہ تمہاری تندرستی قائم ہو اور تمہارے اندر دولت کی چاہت اور اس کو اپنے پاس رہنے کی حرص ہو اس حالت میں (راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے تمہیں محتاجی کا خطرہ ہو اور دولت مندی کی دل میں آرزو ہو (ایسے وقت میں اللہ کی رضا کے لئے اپنا مال خرچ کرنا سچی خداپرستی اور خدا طلبی کی دلیل ہے اور ایسے صدقہ کا ثواب بہت بڑا ہے) اور ایسا نہ ہونا چاہئے کہ تم سوچتے رہو اور ٹالتے رہو، یہاں تک کہ جب موت کا وقت آجائے اور جان کھنچ کے حلق میں آجائے تو تم مال کے بارے میں وصیت کرنے لگو کہ اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو، حالانکہ اب تو مال (تمہاری ملکیت سے نکل کر) فلاں فلاں کا (یعنی وارثوں کا) ہو ہی جائے گا۔(بخاری ۱۹۱/۱)

انسانوں کی یہ عام کمزوری ہے کہ جب تک وہ تندرست وتوانا ہوتے ہیں اور موت سامنے نہیں کھڑی ہوتی، وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں۔ شیطان ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر ہم نے راہ خدا میں خرچ کیا۔ تو ہمارے پاس کمی ہو جائے گی، ہم خود تنگدست اور محتاج ہو جائیں گے۔ اس لئے ان کا ہاتھ نہیں کھلتا، لیکن جب موت سامنے آجاتی ہے اور زندگی کی امید باقی نہیں رہتی تو انہیں صدقہ یاد آجاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طرز عمل ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ کی نگاہ میں محبوب اور مقبول صدقہ وہ ہے جو بندہ تندرستی اور توانائی کی ایسی حالت میں کرے کہ اس کے سامنے اپنے مسائل اور اپنا مستقبل بھی ہو اس کے باوجود وہ اللہ کی رضا جوئی کے لئے اور آخرت کے ثواب کی امید میں اور رب کریم کے وعدوں پر یقین واعتماد کرتے ہوئے۔ اسی حالت میں ہاتھ کھول کر اللہ کی راہ میں اس کے بندوں پر خرچ کرے، ایسے بندوں کے لئے قرآن مجید میں فلاح اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

## اپنے اہل وعیال کی ضروریات پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے:

اپنے اہل وعیال کی ضروریات پر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق کم وبیش خرچ تو سبھی کرتے ہیں، لیکن اس خرچ کرنے سے لوگوں کو وہ روحانی خوشی حاصل نہیں ہوتی جو اللہ کے نیک بندوں کو دوسرے ضرور تمندوں اور مساکین وفقراء پر صدقہ کرنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اہل وعیال پر خرچ کرنے کو لوگ کار ثواب نہیں سمجھتے، بلکہ اس کو مجبوری کا ایک تاوان یا نفس کا ایک تقاضا سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل وعیال اور اعزہ واقربا پر بھی لوجہ اللہ اور ثواب کی نیت سے خرچ کرنا چاہئے۔ اس صورت میں جو خرچ اس مد میں ہوگا وہ سب صدقہ کی طرح آخرت کے بینک میں جمع ہوگا' بلکہ دوسرے لوگوں پر صدقہ کرنے سے زیادہ اس کا ثواب ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم سے ہمارے لئے خیر وسعادت کا ایک بہت بڑا دروازہ کھل جاتا ہے' اب ہم جو کچھ اپنے بیوی بچوں کے کھانے پینے پر حتیٰ کہ ان کے جوتوں پر جائز حدود میں خرچ کریں گے وہ ایک طرح کا صدقہ اور کار ثواب ہوگا' بس شرط یہ ہے کہ ہم اس ذہن سے اور اس نیت سے خرچ کریں۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی صاحب ایمان بندہ اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔ (اور عنداللہ ثواب کا مستحق ہوگا)۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۰۵ حدیث ۱۵۴۲)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ صدقہ افضل ترین صدقہ ہے جو غریب آدمی اپنی محنت کی کمائی سے کرے اور پہلے ان پر خرچ کرے جن کا ذمہ دار ہے (یعنی اپنے بیوی بچوں پر)۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۳۶)

## اہل قرابت پر صدقہ کی خاص فضیلت :

سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی اجنبی مسکین کو اللہ کے لئے کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز قریب (ضرورتمند) کو اللہ کے لئے کچھ دینے میں دو پہلو ہیں اور دو طرح کا ثواب ہے' ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے اور دوسرے یہ کہ وہ صلہ رحمی ہے۔ (یعنی حق قرابت کی ادائیگی ہے) جو بجائے خود بڑی نیکی ہے۔

(مسلم ص ۳۲۳/۱)

فائدہ : چونکہ آدمی کا زیادہ واسطہ اپنے عزیزوں اور قریبوں ہی سے رہتا ہے اور زیادہ تر معاملات انہیں سے پڑتے ہیں اس لئے اختلافات اور تنازعات بھی زیادہ تر اقارب ہی میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے اس دنیا کی زندگی بھی عذاب بن جاتی ہے اور آخرت بھی برباد ہوتی ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم و ہدایت پر عمل کیا جائے اور لوگ اپنے قرابت داروں پر اپنی کمائی خرچ کرنا اللہ کی رضا کا وسیلہ سمجھیں تو دنیا اور آخرت کے برے عذاب سے محفوظ رہیں کاش! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ہدایت کی قدر سمجھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

## مرنے والوں کی طرف سے صدقہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح ایک آدمی اپنی طرف سے صدقہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ثواب وصلہ کی امید کرسکتا ہے۔ اسی طرح اگر مرنے والے کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب وصلہ اس مرنے والے کو عطا فرمائے گا۔ تو مرنے والوں کی خدمت اور ان کے ساتھ ہمدردی و احسان کا ایک طریقہ ان کے لئے دعاؤ استغفار کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا اسی طرح اس کی طرف سے دوسرے اعمال خیر کرکے ان کو ثواب پہنچایا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ کا بالکل اچانک اور دفعتاً انتقال ہوگیا اور میرا گمان ہے کہ اگر وہ موت واقع ہونے سے پہلے کچھ بول سکتیں تو ضرور کچھ صدقہ کرتیں' تو اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کا ثواب ان کو پہنچ جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں پہنچ جائے گا۔ (بخاری ۳۸۶/۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہؓ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود سعدؓ موجود نہیں تھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے ہوئے تھے' جب ان کی واپسی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا' تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ ان کے لئے نفع مند ہوگا؟ (اور ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں پہنچے گا' انہوں نے عرض کیا تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنا باغ مخراف

باقی صفحہ ۹ پر

آخری قسط

# قادیانیوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ

مرزا قادیانی کے دعوؤں کی روشنی میں

مولانا عبداللطیف مسعود

آپ کو صرف ایک ہی دھن ہے کہ غیر ممالک میں آپ کے سفر یا قرضے کی بھیک مانگتے رہیں یا بینک بیلنس بنانے کے لئے یا عیش (تفریح کرنے کے لئے) یا علاج کے بہانے قوم کے خون پسینے کی کمائی ان ڈاکوؤں کو دینے کے لئے کوئی مثبت کام بھی کیجئے۔ آپ کے ۱۴لاکھ مسلمان برطانیہ میں ہیں' فرانس میں ۵۰ لاکھ ہیں' امریکہ اور جرمن میں بھی ایک معتدد تعداد میں ہیں۔ حکومت نے کبھی کوئی رعایت کا مطالبہ کیا ہے؟ آپ نے کبھی ان کے مسائل بھی معلوم کئے ہیں اور ان کو حل کرنے کا کوئی اقدام کیا ہے؟ وہ آئے دن آپ پر رعب جھاڑتے ہیں' آپ کے ملکی قوانین کے متعلق سفارش کرتے ہیں' ان کے فیصلہ میں آپ وہاں کیا کرتے ہیں؟ کیا وہاں بھی آپ کی طرح مسلم اسکول ہیں؟ مذہبی آزادی ہے؟ تنظیمیں آزادی سے کام کر سکتی ہیں اور ان کو سیاسی اختیارات حاصل ہیں؟ ملازمت میں' اسمبلی میں یا دیگر حقوق میں ہمارے مہربان حکمران صرف ایک ہی قوم رہے گی صرف ایک ہی قوم رہ گئی ہے۔ زیادتی کرنے اور حق تلفی کے لئے آپ بھی زیادتی کرتے ہیں اور ان کو بھی مواقع فراہم کرتے رہیں ان کو یا ان جیسے کو جینے کا حق نہیں ہے' آپ خود بھی اپنے مذہبی بزرگوں کو لاٹھی چارج اور جیل کی سزاؤں کا نشانہ بناتے ہیں اور دہشت گردی کا نشانہ بناتے ہیں بلا وضاحت جیلوں میں غیر انسانی سلوک کریں اور ان کو بھی مواقع فراہم کریں یہ کیا سوچ ہے؟ کیا کبھی کسی پادری کو بھی پکڑ کر جیل میں ٹھونسا ہے؟ ان پر تشدد کیا ہے؟ اگر آپ معمولی گرفت بھی کرلیں تو سارا یورپ چیخ اٹھتا ہے' حقوق انسانی کے بے معنی شور مچا دیتا ہے' ان کے کتوں اور سوروں کو مرہم پٹی کرنے والوں کو آپ پوچھتے ہیں کہ کیا ہماری قوم کا کوئی حق آپ کے ہاں نہیں ہے؟ اور یہ حقوق صرف آپ کے یا آپ کے ایجنٹوں ہی کے ہیں۔ حکمرانو! آپکے کہنے کے مطابق کہ قرآن حکیم ہماری تہذیب ہمارے کلچر کا بہترین ماخذ ہے' وہی ہماری شناخت ہے' وہ ہماری دنیا اور آخرت کی سعادت اور نجات کا ذریعہ ہے اور نجات کا ضامن ہے

کیا کبھی آپ نے مسلمانوں کو اپنی تہذیب کلچر کا سبق دیا ہے؟ بس چند منٹ تلاوت قرآن پاک اور مختصر سی دین کی بات کے بعد چوبیس گھنٹے ہر قسم کی فحش اور ملت کش' پروگرام میں گزارتے ہیں' عیاشی یا فحاشی ہے انڈیا کی فلمیں ہیں' نہیں تو مسلمان تہذیب کا نشان نہیں' آپ کا محکمہ تعلیم بس خدا ہی معاف کرے۔ وہ بے خدا تہذیب کے افراد ہی پیدا کر رہے ہیں طلبا' طالبات سے انسانیت' قومیت کھرچی جارہی ہے' نظریہ پاکستان سے ان کو دور کیا جارہا ہے' آخر ان معصوم بچوں سے یہ ظلم کیوں کیا جارہا ہے؟ صاحب

بہادر! اگر تم نے حافظ قرآن نہیں بنانا تو نہ سہی آج سائنسدان یا قابل قدر انجینئر ہی بنایا ہے تو ہاں راشی ڈاکو قوم کا خون چوسنے والے گھپلے باز تو بنائے ہیں نہیں بنایا تو کوئی انسان نہیں بنایا' کوئی مہذب شہری نہیں بنایا۔

اس کے بعد بندہ احقر ملت اسلامیہ کی مذہبی' تبلیغی' تنظیموں اور اداروں کو بھی اس خطرہ سے آگاہ کرتا ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری سے آگاہ ہو جائیں دیکھئے افرادی کوشش کے علاوہ دشمن کے ۳۰۰ تبلیغی چینل کام کر رہے ہیں' جن پر ابھی وہ مطمئن نہیں' آپ فرمایئے کہ دنیا جہاں میں آپ کے پاس کتنے چینل اور ریڈیو اسٹیشن ہیں جن پر آپ اپنے دین (مذہب) کی اشاعت کر رہے ہیں یا صرف باہمی اختلافات کو ہوا دے کر قوم کو افتراق و انتشار ہی کی بھٹی میں جھونک رہے ہیں۔ دشمن شرک' کفر کی تبلیغ پر کروڑوں ڈالر لگا رہا ہے اور آپ عمارتوں کی تزئین' پارٹی بازی کی چائے کافی پر لگا رہے ہیں یا اپنے اپنے کارکنوں کو پال رہے ہیں نہ آپ کو توحید کا احساس یا رسالت کی طرف توجہ نہ لوگوں کے معاملات اور معاشرت کا خیال اور نہ ہی ان کے آداب' اخلاق کی طرف توجہ۔ آخر آپ کس

مرض کی دوا ہیں بایہ قول فعل کا تضاد ختم کر کے اپنی ملت کا احساس کیجئے ان کو دنیا میں باعزت جینے کے اصول بتایئے' باہمی الفت محبت کے راستے پر چلایئے ان' کو دشمن کی مکارانہ کارروائی سے آگاہ کیجئے' اپنے دین کی ہمہ گیری اور قابلیت سے ان کو آگاہ کر کے دنیائے عالم میں توحید الٰہی اور پیغام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈنکا بجایئے' دشمن کی واردات کو خوب سمجھ کر اس کے مقابلہ میں موثر

طور طریقے سے اپنی قوم کو آگاہ کریں۔

یاد رکھیں! دشمن کی اس کارروائی سے آپ کی قوم کو آپ سے لاتعلق کرنا ہے' اس طرح وہ دین سے جدا کر کے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی جدا کر کے جہنم کا ایندھن بنادیں گے' آپ اپنی قوم کے افراد کو متحد کر کے مجموعی طور پر دشمن کی یلغار کو روکیں' آپ کے علماٗ' خطباٗ' اسکالر' ٹیچر' وکیل' صنعت کار' سائنسدان' حکمران سب کے سب کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کا فریضہ ہے۔ یہ مرحلہ طے کر کے آپ جس محاذ پر کام کریں گے انشاٗاللہ کامیاب ہوں گے' کوئی دنیا کا معاملہ ہو یا دین کا ساری قوم یک زبان اس کے لئے کھڑی ہو جائے تو پھر آپ کامیاب ہوں گے یہ طریقہ نہیں کہ دین کی بات کے لئے صرف مولوی ہی کرتے ہوں' ٹیچر' آفیسر' زمیندار اور دیگر شعبہ ہائے قوم آپ اپنے کو الگ سمجھ کر ضرورت کا احساس ہی نہ کریں اور ان کی تنخواہ کے مسئلہ میں یا دیگر مسئلہ کے لئے ٹیچر' وکیل' کلرک تمام متحد ہوں' ان کو اپنا ہموا بنا کر اپنی ضرورت کے لئے کھڑا کریں۔ معزز بزرگان ملت! مدرسین شیوخ! آپ اپنی قوم کو مکمل دین سے واقف کرائیے صرف ضروری ابواب ہی پر اکتفا نہ کریں عقائد سے لے کر آداب' اخلاق تک تمام ابواب پوری تفصیل سے پڑھائیے سیاست کے ابواب بھی تفصیل سے پڑھائیے' صنعت' حرفت کے بھی حدود' تعزیرات کے بھی مسائل' تعلیم بھی تزکیہ ظاہر' باطن بھی۔ گویا تہذیب نفس سے لے کر سیاست تک مکمل دین توحید پڑھائیے' اسی طرح ٹیچرز' پروفیسرز بھی اپنے پورے نظام حیات سے طلبہ کو واقف کرائیں صرف مضامین نہ پڑھائیں۔

سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانیت کے لئے معلم ہیں' آپ کی تعلیمات ہر گوشہ حیات پر پوری طرح محیط ہے' لہذا آپ بھی اسلام کو مکمل جامعیت کے ساتھ پڑھائیے نظریات سے لے کر آداب' اخلاق تک مکمل تعلیمات سے بھی نئی نسل کو واقف کرائیے۔ اسی طرح تمام شعبہ حیات کے افراد مل کر اپنی اپنی خدمات بجالائیں تو قوم میں اتحاد' اتفاق پیدا ہوگا یہ قوم ایک زندہ اور فعال قوم کہلائے گی جو کہ دنیا و آخرت میں سعادت' نجات کی منزلیں طے کر سکے گی۔ اللہ کریم آپ سب کو (اعضائے ملت) کو اپنا اپنا مقام سمجھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

یاد رکھئے! معاشرہ اور تمدن اجتماعیت کا نام ہے تو جیسے کوئی انسان اپنی ضروریات حیات کی فراہمی کے لئے تنہا خود کفیل نہیں ہو سکتا اسی طرح کسی خطرے' نقصان سے بچاؤ میں بھی سب کی اجتماعی کوشش بھی بار آور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ آپ قوم کے ذمہ دار اور سر کردہ افراد ہیں قوم کی قیادت اور سعادت آپ سے وابستہ ہے' آپ دنیا کو اپنی حد پر رکھ کر آخرت کو اپنی حد پر رکھ کر قیادت فرمائیے ان کو دنیاوی ضرر اور خطرے سے نکل کر دخول جنت تک تمام خطرات سے آگاہ فرما کر ان سے بچنے کے اصول ارشاد فرمائیے مدرسین حضرات تدریس کی تعلیم سطح پر ان کو تمام مراحل سے آگاہ کریں اور ان کا تزکیہ!! یہ فریضہ صرف دینی مدرسین کا نہیں بلکہ اسکول' کالج کے اساتذہ بھی صرف کلرکی یا افیسری تک تعلیم نہ دیں بلکہ وہ ان کو دخول جنت تک تمام بہترین شہری اور ایک مہذب' متمدن شہری بنانے کی کوشش کریں اور ان کو وہ گر سکھائیں تاکہ وہ بھی سعادت اخروی سے مطلع ہو جائیں ان کو ملازمت کے بعد صرف پنشن کا خیال نہ رہے بلکہ آخرت کی منازل سے وہ باخبر ہوں' اس طریقے سے امت مسلمہ ایک بہترین اجتماعی صورت میں آکر اپنے مقاصد حیات کو پورا کرے گی' ایک پُر سکون اور عدل' انصاف سے بھرپور حیات طیبہ سے لطف اندوز ہوگی۔ اسی طرح کاروباری افراد امت وصنعت کار اور مزدور وغیرہ' تمام کی تمام امت دنیا کے ساتھ دین کی فکر میں لگ جائے اپنے اپنے ماحول میں خدا اور اس کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزارے اور جب موقع اور استطاعت دین کی تحریکات اور ضروریات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تو انشاٗاللہ العزیز دنیا میں زندگی پُر امن گزرے گی اور اس کے بعد قبر بھی آرام دہ ہوگی اور آخرت کی تمام منازل بھی باعافیت طے ہوں گی۔ دیکھئے غیر مسلم اقوام ہر سطح پر ہوتے ہوئے اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں تو آپ کو کیوں توجہ نہیں دیتے' آپ اپنی اپنی سطح ملازمت کے لئے تنخواہ کے لئے صحت' بیماری کے لئے یونین بنا سکتے ہیں تو دین کے لئے کیوں نہیں بنا سکتے' ایک پادری اتوار کو عیسائی قیدیوں کی عبادت کرنے کے لئے جیل جا سکتا ہے تو آپ اپنے علماٗ کرام کو دعوت جمعہ کیوں نہیں دے سکتے کہ عیسائیت کو زیادہ مذہبی حقوق حاصل ہیں اور آپ دنیا میں کچھ حقوق نہیں رکھتے!!

☆☆..................☆☆

آخری قسط

# ریاض احمد گوہر شاہی کے باطل نظریات

## شریعت اور طریقت کا الگ الگ ہونا:

الف: اصل قرآن مجید جو نوری الفاظ میں حضرت جبرائیل امین لے کر آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر اترا جو بعد میں سینہ در سینہ سلسلہ در سلسلہ مستحق لوگوں کو ملتا رہا اور ان لوگوں کی کرامتوں اور فیض اس باطنی قرآن مجید سے ہیں' یہ ظاہری قرآن مجید اس کا عکس ہے جو بذریعہ کاغذ محفوظ ہوا جو کہ علمأ کرام و حفاظ کرام کے حصہ میں آیا' پھر علمأ نے ظاہر سے ظاہر کو آراستہ کیا اور اولیأ نے باطن سے باطن کو پاک کیا۔

(مینارہ نور ص ۵/۳ سرفروش پبلیکیشنز پاکستان)

ب: ایک وسیلہ قرآن پاک سے ہے جو علم ظاہری قالب اور نفس کو سدھارنے سے متعلق ہے...... یہ علمأ کے حصہ میں آئی اور علمأ کی زبان سے ہی لوگوں کو ہدایت ہوا اس کو مقام شنید اور شریعت کہتے ہیں۔

دوسرا وسیلہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور محبت ہے' چونکہ محبت کا تعلق دل سے ہے' دل سے دل کو راہ ہوتی ہے' آپ کے دل کا نور اس کے دل میں داخل ہوا اور وہ نور ہی سے ہدایت پاگئے چونکہ دل کا تعلق باطن سے ہے اور وہ باطنی اسرار کے واقف ہوئے اس کو طریقت کہتے ہیں اور اس کا مقام دید ہے یہ لوگ اولیأ اللہ کہلائے۔

(روشناس ص ۱۶/ سرفروش)

ج: ظاہری عبادت کا تعلق شریعت سے ہے' ہر وقت تلاوت کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے' تسبیح گھمانے والے یا ذکر لسانی والے حافظ' عالم' قاری اس مقام شریعت میں ہی ہوتے ہیں' وہ جنت اور حوروں کے طالب ہیں' ان کا نفس نہ مرا اور نہ پاک ہوا البتہ سدھر ضرور گیا...... اھ

(مینارہ نور ص ۵ سرفروش)

جناب گوہر شاہی کی کتب کے مذکورہ بالا اقتباسات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے نزدیک شریعت الگ چیز ہے اور طریقت جدا چیز ہے' اس کی بنیاد پر انہوں نے قرآن مجید کی بھی دو قسمیں کردیں' ایک ظاہری جو کتابی شکل میں مسلمانوں میں موجود ہے اور باطنی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے سینہ بہ سینہ سلسلہ در سلسلہ اولیأ میں منتقل ہوا اور ہو رہا ہے...... یہ وہ سخت گمراہی اور بے دینی ہے' جس میں عرصہ دراز سے طریقت میں قدم رکھنے والے ان پڑھ' جاہل اور دکاندار قسم کے لوگ مبتلا چلے آرہے ہیں' انہوں نے یہ نظریہ بنایا ہوا ہے کہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے' جو باتیں شریعت میں حرام ہیں وہ طریقت میں حلال ہیں اور اس کی بنیاد پر انہوں نے بہت سے محرمات و منکرات اور کبائر کا ارتکاب کرنا اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے جائز قرار دیا' ایسے لوگوں سے ہمیشہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا۔

یہی گمراہ کن تصور گوہر شاہی کی عبارات سے بھی نمایاں ہے' جس کے باطل ہونے اور قرآن و سنت کی تصریحات کے یکسر خلاف ہونے میں کوئی شک نہیں' ایک حدیث شریف میں قرآن کریم کے بارے میں یہ فرمایا گیا کہ "له ظهر وبطن" کہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے' اس سے کسی کو یہ شبہ ہرگز نہ ہو کہ اس حدیث سے قرآن پاک کی تقسیم ثابت ہو رہی ہے کہ ایک ظاہری قرآن ہے اور ایک باطنی قرآن ہے جیسا کہ گوہر شاہی نے کہا' اس لئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں' بلکہ یہ ایک ہی قرآن کی باعتبار مطالب و مفاہیم کی درجہ بندی ہے کہ قرآن کریم کی بعض آیات کا مطلب اتنا واضح ہوتا ہے کہ اسے معمولی فہم و عقل رکھنے والا آدمی بھی سمجھ جاتا ہے اور بعض کے مطالب پوشیدہ اور اشارات کی شکل میں ہوتے ہیں جنہیں صرف متبحر اور عاملین علمأ ہی سمجھ سکتے ہیں' عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں...... (دیکھئے طیبی ۴: ۲۴۰ مرقاۃ ۴: ۶۳۳)

الغرض شریعت و طریقت حقیقت کے اعتبار سے ایک ہیں' طریقت شریعت پر عمل کرنے کے طریقہ کا نام ہے' یعنی وہ طریقہ جس کے ذریعہ آدمی کامل شریعت پر عمل پیرا

ہو سکے' البتہ بھی طریقت شریعت کے ایک حصہ کو بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ شریعت' عقائد' عبادات' معاملات' معاشرت اور اخلاقیات کے مجموعہ کا نام ہے اور طریقت شریعت کے پانچویں شعبہ اخلاقیات کے اپنانے اور حاصل کرنے کا نام ہے' اور پوری شریعت کا سرچشمہ قرآن و سنت ہے جن میں طریقت کی تعلیم بھی ہے اور دیگر احکام بھی بھرپور ہیں۔ خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی دو قسمیں کرنا اور شریعت و طریقت کو جدا جدا قرار دینا کھلی گمراہی ہے۔

فی شرح العقیدۃ الطحاویۃ:

"بل کلام اللہ محفوظ فی الصدور' مقروء بالالسن مکتوب فی المصاحف کما قال ابو حنیفہ فی الفقہ الاکبر وھو فی ھذہ المواضع کلھا حقیقۃ اھ"

(ص ۱۷۹)

"کلام اللہ سینوں میں محفوظ ہے' زبانوں سے پڑھا جاتا ہے' صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جیسا کہ فقہ اکبر میں حضرت امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے اور کلام اللہ ان تمام مقامات میں حقیقت ہی ہے۔"

کتنی صاف اور واضح بات فرمائی کہ قرآن کریم جہاں کہیں بھی ہو وہ حقیقی قرآن ہے اصل اور عکس کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

وفی شرح المقاصد:

"والا" صح انھا اسم لہ لا من حیث تعین المحل فیکون واحدا بالنوع ویکون مایقرأہ القاری نفسہ المثلہ اھ"

(۱۵۵:۴)

"قرآن کریم ایک ہی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو اور قاری جو پڑھتا ہے وہ عین قرآن ہے مثل قرآن نہیں"

## ولی ہونے کیلئے دیدار الٰہی شرط ہونا:

"ولی اس کو کہتے ہیں جس نے رب کا دیدار کیا ہو یا رب سے ہمکلام ہو' اس کے بغیر ولایت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔"

(رہنمائے طریقت ص ۱۹/ سرفروش)

جناب گوہر شاہی صاحب نے ولی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس سے ہمکلام ہونے کو شرط قرار دیا ہے' یہ بھی سراسر بے جا اور قرآن و سنت کی واضح تصریحات کے خلاف ہے چنانچہ اللہ جل شانہ نے "ولی" کی تعریف خود فرمائی ہے:

الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولاھم یحزنون☆ الذین آمنوا وکانوا یتقون (سورۃ یونس)

ترجمہ: "خبردار اللہ کے اولیا کو نہ خوف لاحق ہوگا اور نہ غم و حزن اور یہ (اولیا) وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور تقویٰ اختیار کئے ہوئے ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے "ولی" کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ ولی وہ شخص ہے جو مومن ہو اور پرہیزگار ہو' اللہ جل شانہ نے ولی بننے کے لئے اپنا دیدار ہونے یا ہمکلام ہونے کی کوئی شرط نہیں لگائی' لہٰذا موصوف کا ولی ہونے کے لئے مذکورہ شرط عائد کرنا سراسر جہالت ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے "ولی" کی پہچان اور علامت بیان فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

الذین اذا رؤ ء واذکر اللہ (ابن ماجہ)

"یہ وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے"

## آنحضرت ﷺ کی زیارت کے بغیر امتی ہونے کا ثبوت نہ ہونا:

الف: جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زیارت نہ دیں اس کے امتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ (مینارۂ نور ص ۳۴)

ب: من رآنی فقد رأی الحق (بخاری و مسلم) یہ حدیث شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ارشاد فرمائی کیونکہ وہ چشم دید مشاہدہ سے مشرف تھے' انہوں نے جب بھی خواب میں دیدار کیا سچ کیا' لیکن جن لوگوں کو یہ شرف حاصل نہیں تو وہ خواب میں کیسے تمیز کر سکیں گے؟

ج: در شریعت خاص کر طریقت والوں کو ایسے دھوکے ہوتے رہتے ہیں' اس لئے آپ کی زیارت کی صحیح پہچان کا راز کھولا جاتا ہے۔ خواب میں مراقبے یا کشف میں جب مجلس محمدیؐ میں پہنچے گا تو دیواروں سے اتنا نور برس رہا ہوگا کہ آنکھیں خیرہ ہوں گی...... دیدار ہوگا' دیدار کے بعد اس کا دل دنیا سے سرد ہو چکا ہوگا۔

(مینارۂ نور ص ۴۰)

موصوف کی مذکورہ عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد آنے والے مسلمانوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دارومدار آپ کی زیارت ہے اور وہ بھی ایک خاص علامت کے ساتھ جو موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں مذکور ہے۔ یہ بھی قرآن و سنت کی تصریحات کے بالکل خلاف اور کھلی گمراہی ہے' کیونکہ قرآن و سنت سے امت کی دو قسمیں ثابت ہیں:

ایک امتِ دعوت' دوسری امتِ اجابت۔ امت دعوت ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دی اور ایمان لانے کی تلقین کی' اس امت میں آپ کے زمانہ سے لے کر قیامت تک آنے والے سارے انسان داخل ہیں اور تمام کفار اور مشرکین شامل ہیں اور امتِ اجابت ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اسلام کو قبول کیا' چنانچہ جو شخص بھی زبان سے کلمہ پڑھے اور دل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی تصدیق کرے وہ مسلمان ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم امتی ہے چاہے ساری زندگی' بیداری میں یا خواب میں یا مراقبہ و مکاشفہ میں ایک مرتبہ بھی حضور کی زیارت نہ ہوئی ہو۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو خواب میں حضور کی زیارت ہو اور اس کا دل یہ گواہی دے کہ یہ حضور ہیں یا دیگر آثار و قرائن سے اس کا علم ہو جائے' بس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس نے آپ کی زیارت کرلی' اس کے لئے اس علامت کا پایا جانا جس کا ذکر موصوف کی خط کشیدہ عبارت میں ہے ضروری نہیں۔

لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ خواب میں کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیں یا اس کو کسی بات سے منع کریں تو خواب کا یہ ارشاد باجماع امت حجت نہیں ہے' ہاں البتہ اگر آپ کا یہ ارشاد کسی حکم شرعی سے متصادم اور اس کے خلاف نہ ہو تو ادب کے پیش نظر اگر اس کو بجالایا جائے تو پسندیدہ امر ہے۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۴:۴۵۲)

## اسم ذاتی حضور ﷺ کی امت کے علاوہ کسی کو عطا نہیں ہوا:

یہ اسم ذات اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کے علاوہ کسی نبی کو عطا نہیں کیا' یہی وجہ تھی کہ بنی اسرائیل کے نبی اللہ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

(تحفۃ المجالس ۳ ص ۱۳)

یہ دعویٰ بھی محض بلا دلیل ہے' کیونکہ عارف باللہ حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ" نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اسم ذاتی (اللہ) ہمارے باپ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضع کیا ہے۔

قال العارف باللہ الشیخ عبدالعزیز الدباغ:

"اول من وضع اسم اعجلالہ (اللہ) ابونا آدم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام۔" (فتح اللہ ص ۲۱۴)

پچھلی امتوں کو اللہ تعالیٰ کا اسم ذاتی نہ ملنے اور حضور ﷺ کی امت کو اسم ذاتی عطا ہونے کی بنیاد پر یہ کہنا کہ بنی اسرائیل کے نبی علیہم السلام اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کر سکے اور حضور کے امتی اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں...... یہ بھی بہر حال درست نہیں' ایک تو اس لئے کہ اس میں حضور کے امتی کی نبی پر فوقیت ثابت ہوتی ہے' جبکہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے کسی نبی سے بہتر نہیں ہو سکتا' دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی رویت دنیا میں نہیں ہو سکتی' البتہ شب معراج میں ایک قول کے مطابق حضور کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی تھی' لیکن عام لوگوں کی زیارت نہ ہونے پر امت کا اجماع ہے' اس لئے بنی اسرائیل کے نبی (حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں) کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "لن ترانی" یعنی تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے' البتہ خواب میں یا حالت کشف میں یا مراقبہ میں حق تعالیٰ کی جو زیارت ہوتی ہے وہ ذات کی نہیں' بلکہ بعض تجلیات ہوتی ہیں جو کسی شکل میں متشکل ہو کر سامنے آتی ہیں' لہٰذا اس کی بنیاد پر یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی زیارت ہوتی ہے درست نہیں اور اللہ تعالیٰ کی بصورت تجلیات زیارت ہونا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے ہے' پچھلی امتوں کے لئے بھی تھی' تخصیص کی کوئی دلیل نہیں۔

فی شرح العقیدہ الطحاویہ:

واتفقت الامة علی انه لا یراه

باقی صفحہ ۲۶ پر

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
سنارا جیولرز
فون نمبر: ۲۳۱۵۰۸۰
صرافہ بازار کھارادر کراچی نمبر ۲

# ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیاں

ہالیجی (سیف الملوک شاہ) ضلع ٹھٹھہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دولت کا لالچ دے کر مرتد کرنے کی کوششیں جاری ہیں' سینکڑوں افراد کو دھوکہ دے کر مرزائی فارم پر کرالئے گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ضلع ٹھٹھہ کے مختلف دیہاتوں میں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردیں' طوفان سے متاثرہ علاقوں کے سادہ لوح مسلمانوں کو دولت اور دیگر کئی قسم کے لالچ دے کر انہیں مرتد کیا جارہا ہے' جبکہ سب ڈویژن میرپور ساکرو کے شہر غلام اللہ کے گوٹھ عبدالحلیم کے باشندوں نے بتایا کہ گزشتہ دنوں قادیانیوں کی ایک ٹیم کراچی کے محمد عثمان شاہد کی قیادت میں ہمارے گوٹھ آئی اور ہمیں مالی امداد کی پیشکش کرتے ہوئے پورے گاؤں کے مردوں اور عورتوں کی لسٹ بنالی اور چھپے ہوئے فارم بھی بھروائے ان لوگوں نے ہمیں کتابیں دکھائیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزا طاہر کی بڑی بڑی تصاویر بھی تھیں۔ گوٹھ عبدالحلیم کے باشندوں منھو ولد غلام' الھڈنو ولد خیسو' ہیر یو ولد خیسو نے علماً اور صحافیوں کی ٹیم کو بتایا کہ ہم ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں' ٹیلی فون نمبر بھی دیتے ہوئے کہا کہ ہم دوبارہ آئیں گے اور آپ کے گاؤں میں مسجد بھی بنائیں گے' جبکہ تحصیل گھوڑاباری کے لوگوں نے بتایا کہ محمد پرویز قادیانی (کے ای ایس سی والا) اپنے بیوی بچوں کے ساتھ یہاں آتا ہے اور قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے' ضلع ٹھٹھہ کے ایک اور شہر جوہڑ جمالی میں چوہدری اکرم قادیانی' گھارو نیشنل بینک کے منیجر مبشر قادیانی' عبدالمجید قادیانی کی سرپرستی میں کراچی کے قادیانی جماعت کے لوگ میڈیکل اور دیگر امدادی ٹیموں کی آڑ میں قادیانیت کی غیر قانونی تبلیغ میں سرگرم ہیں' مذکورہ افراد نے مسلمان افسروں اور دیگر بااثر شخصیات کو قابو رکھنے کے لئے عیاشی کے اڈے بھی بنا رکھے ہیں' جہاں شراب اور شباب کا مکمل انتظام ہوتا ہے' جمعیت علماً اسلام ضلع ٹھٹھہ کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالوہاب بلوچ اور مقامی علماً کرام حافظ عبیداللہ بلوچ' مولوی عبدالرشید بلوچ' مولوی محمد قاسم چانڈیو نے ایس ایس پی ٹھٹھہ ڈاکٹر ولی اللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ پر فوری پابندی لگائی جائے اور ملوث افراد کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

## انتقال پر ملال

لورالائی (نمائندہ خصوصی) محمد رحیم موسیٰ خیل ۷/ جولائی ۱۹۹۹ء کو لورالائی میں قضا الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی کے عہدیداروں' کارکنان نے نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ختم نبوت لورالائی کے جنرل سیکریٹری حاجی محمد اشرف خواجہ خیل اور حاجی عبدالرحمٰن کلاچوی نے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ تمام قارئین ختم نبوت سے بھی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

بقیہ: گوہر شاہی

احد فی الدنیا بعینہ ولم یتنازعوا فی ذلک الا فی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ "اھ۔

(۱۹٦) "اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی اپنی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا' اختلاف اس سلسلہ میں صرف حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔"

وفی شرح المقاصد:

"وماقال بہ بعض السلف من وقوع الرویہ بالبصر لیلۃ المعراج فالجمہور علی خلافہ۔"

"بعض سلف نے جو یہ بات کہی ہے کہ آپ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا تھا' جمہور علماً اس رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔"

### نتیجہ بحث:

گزشتہ صفحات میں گوہر شاہی کی کتابوں اور رسالوں سے ان کے چند پیچیدہ نظریات اور ان پر قرآن سنت کی روشنی میں بقدر ضرورت "تبصرہ" آپ نے ملاحظہ فرمایا' جن میں نجات کا فر' تعدد قرآن اور شریعت و طریقت میں تبائن جیسے نظریات نہایت خطرناک ہیں جن کے گمراہ کن ہونے میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں' لہٰذا ان فاسد و گمراہ کن نظریات و عقائد کی رو سے ریاض احمد گوہر شاہی انتہائی درجہ کا گمراہ..... اور بدعتی ہے' ان کی دعوت' مجالس' تقریر اور تحریر سے بچنا واجب و ضروری ہے' اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم)

دنیا بھر کے مناظرین و مبلغین اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے لئے عظیم خوشخبری

# ختم نبوت پاکٹ بک

مسئلہ ختم نبوت' رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام اور کذب مرزا پر امت محمدیہؐ کے علماء واہل قلم نے گرانقدر کتب تحریر فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر کی خواہش تھی کہ ان رشحات قلم اور بکھرے ہوئے موتیوں کی آب دار مالا تیار کردی جائے۔ اس نئی ترتیب میں جدید وقدیم قادیانی اعتراضات کے جامع ومانع مسکت' دندان شکن جوابات جمع کردیئے جائیں۔ اکابر واصاغر کی خواہش کے احترام میں یہ کام مولانا اللہ وسایا کے سپرد کیا گیا۔

## خصوصیات :

کام کرنے کے لئے یہ خطوط متعین کئے گئے ہیں کہ :

الف.......... عقیدہ ختم نبوت پر قرآن وسنت اور اجماع امت کے دلائل ہوں۔

ب.......... مسیلمہ کذاب سے قادیانی کذاب تک تمام بے دین وبد دین افراد وجماعتوں کے جملہ اعتراضات کے جوابات میں مناظرین اسلام نے جو کچھ ارشاد فرمایا سب کو جمع کردیا جائے۔

ج.......... مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ فاتح قادیان استاذ المناظرین مولانا محمد حیاتؒ کی عمر بھر کی ریاضت وفتنہ قادیانیت سے متعلق ان کی علمی محنت کو انہی کی نوٹ بکوں کی مدد سے مرتب کردیا جائے۔

د.......... پیر مہر علی شاہ گولڑوی' مولانا سید محمد علی مونگیری' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری' مولانا مفتی حسن چاندپوری' مولانا مفتی محمد شفیع' مولانا محمد ادریس کاندھلوی' مولانا بدر عالم میرٹھی' مولانا عبدالغنی پٹیالوی' مولانا محمد چراغ' مولانا محمد مسلم دیوبندی' مولانا ثناء اللہ امرتسری' مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی' مولانا عبداللہ معمار نے قادیانی شبہات کے جوابات میں جو کچھ فرمایا وہ سب اس کتاب میں سمو دیا جائے۔

ھ.......... مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ سے دوران تعلیم مولانا بشیر احمد فاضل پوری اور مولانا اللہ وسایا نے جو کچھ تحریری طور پر محفوظ کیا۔ اسی طرح مناظر اسلام فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ' مولانا منظور احمد' مولانا محمد اسماعیل اور دیگر حضرات نے جو کچھ پڑھا' مطبوعہ یا مخطوط جو بھی میسر آئے موقعہ بموقعہ اس کتاب میں شامل کردیا جائے۔

**تاکہ :** یہ ایک ایسی دستاویز تیار ہو جائے جسے قادیانی شبہات کے جوابات کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکے۔ الحمدللہ ان خطوط پر مولانا موصوف نے کام کیا۔ پہلا حصہ جو ختم نبوت کے مباحث پر مشتمل ہے۔ وہ تقریباً مکمل ہوگیا ہے۔ پاکٹ سائز کے تین صد سے زائد صفحات ہوں گے۔

**اس وقت** ختم نبوت پاکٹ بک کا یہ حصہ کمپوزنگ' پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ مولانا کی تمام مصروفیات معطل کرکے اس کام کی تکمیل پر لگادیا گیا ہے۔ قارئین کرام! اللہ رب العزت کے حضور دعا فرمائیں کہ عالمی مجلس اس فرض وقرض سے جلد عہدہ برا ہو۔

دعا گو وجو (مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر ملتان پاکستان فون 061-514122

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

۱۸ ویں سالانہ

# ختمِ نبوت کانفرنس

## چناب نگر

۷/۸ اکتوبر ۱۹۹۹ء

بمطابق ۲۵/۲۶ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

## خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علما مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلا

خطاب فرمائینگے

| فون نمبرز | ملتان | اسلام آباد | گوجرانوالہ | لاہور | سرگودھا | فیصل آباد | ٹنڈوآدم | کراچی | ربوہ | کوئٹہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۵۱۴۱۲۲ | ۸۲۹۱۸۶ | ۲۱۵۶۶۳ | ۵۸۶۲۴۰۴ | ۷۱۰۴۷۴ | ۶۳۳۵۲۲ | ۷۱۶۱۳ | ۷۸۰۳۳۷ | ۲۱۲۶۱۱ | ۸۴۱۹۹۵ |

# عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

نوٹ
۴۰۹۷۸
۴۳۳۳۸